سُوْرَۃُ الْفِیْل

سورۂ فیل کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ فیل مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 5 آیتیں ہیں۔

”فیل“ نام رکھنے کی وجہ

عربی میں ہاتھی کو فیل کہتے ہیں، اور اس سورت کی پہلی آیت میں ہاتھی والوں کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اس مناسبت سے اسے ”سورۂ فیل“ کہتے ہیں۔

سورۂ فیل کے مضامین

اس سورت میں یمن کے بادشاہ ابرہہ کا واقعہ بیان کیا گیا کہ اس نے اپنی قوت اور مال پر بھروسہ کرتے ہوئے خانہ کعبہ پر حملہ کیا تو اس کی فوج پر اللہ تعالیٰ نے چھوٹے چھوٹے پرندے بھیجے جنہوں نے ان پر کنکر کے پتھر برسائے اور انہیں جانوروں کے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا۔

سورۂ ھُمَزَہ کے ساتھ مناسبت

سورۂ فیل کی اپنے سے ماقبل سورت ”ھُمَزَہ“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ ھُمَزَہ میں بتایا گیا تھا کہ منہ پر عیب نکالنے والے اور پیٹھ پیچھے برائی کرنے والے کافروں نے جو مال جمع کیا تھا وہ انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہ بچا سکے گا اور اس سورت میں اس پر دلیل قائم کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ ابرہہ جو کہ مال و دولت، طاقت و قوت اور جاہ و حشمت میں کفارِ مکہ سے بڑھ کر تھا، جب وہ کعبہ شریف پر حملہ آور ہوا تو اللہ تعالیٰ نے کمزور اور چھوٹے چھوٹے پرندوں کے ذریعے اسے ہلاک کر دیا اور ان کا مال، تعداد اور قوت انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہ بچا سکی۔

---

1 ……خازن، تفسیر سورۃ الفیل، ۴/۴۰۷۔

www.dawateislami.net

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ﴿۱﴾ اَلَمْ یَجْعَلْ كَیْدَهُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ ﴿۲﴾ وَّ اَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ﴿۳﴾ تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ ﴿۴﴾ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ﴿۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا۔ کیا ان کا داؤں تباہی میں نہ ڈالا۔ اور ان پر پرندوں کی ٹکڑیاں بھیجیں۔ کہ انہیں کنکر کے پتھروں سے مارتے۔ تو انہیں کر ڈالا جیسے کھائی کھیتی کی پتی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا؟ کیا اس نے ان کے مکر و فریب کو تباہی میں نہ ڈالا۔ اور ان پر فوج در فوج پرندے بھیجے۔ جو انہیں کنکر کے پتھروں سے مارتے تھے۔ تو انہیں جانوروں کے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا۔

﴿اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ: کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا؟﴾ اس سورت میں جو واقعہ بیان کیا گیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یمن اور حبشہ کے بادشاہ ابرہہ نے جب حج کے موسم میں لوگوں کو بیتُ اللہ کا حج کرنے کی تیاری کرتے ہوئے دیکھا تو اُس نے اِس غرض سے صنعاء میں ایک کنیسہ (عبادت خانہ) بنایا کہ حج کرنے والے مکہ مکرمہ جانے کی بجائے یہیں آئیں اور اسی کنیسہ کا طواف کریں۔

www.dawateislami.net

عرب کے لوگوں کو یہ بات بہت ناگوار گزری اور قبیلہ بنی کنانہ کے ایک شخص نے موقع پا کر اس کنیسہ میں قضائے حاجت کی اور اس کو نجاست سے آلودہ کر دیا۔ جب ابرہہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو اسے بہت طیش آیا اور اُس نے قسم کھائی کہ وہ کعبۂ مُعَظّمہ کو گرا دے گا، چنانچہ وہ اس ارادے سے اپنا لشکر لے کر چلا۔ اس لشکر میں بہت سے ہاتھی بھی تھے اور ان کا پیش رَو ایک بڑے جسم والا کوہ پیکر ہاتھی تھا جس کا نام محمود تھا۔ ابرہہ جب مکہ مکرمہ کے قریب پہنچا تو اس نے اہلِ مکہ کے جانور قید کر لئے اور ان میں حضرت عبدالمطلب کے دو سو اونٹ بھی تھے۔ حضرت عبدالمطلب ابرہہ کے پاس آئے تو اس نے ان کی تعظیم کی اور اپنے پاس بٹھا کر پوچھا کہ آپ کس مقصد سے یہاں آئے ہیں اور آپ کا کیا مطالبہ ہے۔ آپ نے فرمایا: میرا مطالبہ یہ ہے کہ میرے اونٹ مجھے واپس کر دیئے جائیں۔ ابرہہ نے کہا: مجھے آپ کی بات سن کر بہت تعجب ہوا ہے کہ میں اس خانۂ کعبہ کو ڈھانے کے لئے یہاں آیا ہوں جو آپ کا اور آپ کے باپ دادا کا مُعَظّم و محترم مقام ہے، آپ اس کے لئے تو کچھ نہیں کہتے اور اپنے اونٹوں کی واپسی کا مطالبہ کر رہے ہیں! آپ نے فرمایا: میں اونٹوں ہی کا مالک ہوں اس لئے انہی کے بارے میں کہتا ہوں اور کعبہ کا جو مالک ہے وہ خود اس کی حفاظت فرمائے گا۔ یہ سن کر ابرہہ نے آپ کے اونٹ واپس کر دیئے، حضرت عبدالمطلب نے واپس آ کر قریش کو صورتِ حال سے آگاہ کیا اور انہیں مشورہ دیا کہ وہ پہاڑوں کی گھاٹیوں اور چوٹیوں میں پناہ گزین ہو جائیں، چنانچہ قریش نے ایسا ہی کیا اور حضرت عبدالمطلب نے کعبہ کے دروازے پر پہنچ کر بارگاہِ الٰہی میں کعبہ کی حفاظت کی دعا کی اور دعا سے فارغ ہو کر آپ بھی اپنی قوم کی طرف چلے گئے۔ ابرہہ نے صبح تڑکے اپنے لشکر کو تیاری کا حکم دیا تو اس وقت محمود نامی ہاتھی کی حالت یہ تھی کہ جب اسے کسی اور طرف چلاتے تو چلتا تھا لیکن جب کعبہ کی طرف اس کا رُخ کرتے تو وہ بیٹھ جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ابرہہ کے لشکر پر سمندر کی جانب سے پرندوں کی فوجیں بھیجیں اور ان میں سے ہر پرندے کے پاس تین کنکریاں تھیں دو دونوں پاؤں میں اور ایک چونچ میں تھی، وہ پرندے آئے اور کنکر کے پتھروں سے انہیں مارنے لگے، چنانچہ جس شخص پر وہ پرندہ سنگریزہ چھوڑتا تو وہ سنگریزہ اس کے خود کو توڑ کر سر سے نکلتا ہوا، جسم کو چیر کر ہاتھی میں سے گزرتا ہوا زمین پر پہنچ جاتا اور ہر سنگریزے پر اس شخص کا نام لکھا ہوا تھا جس سنگریزے سے اسے ہلاک کیا گیا، اس طرح ان پرندوں نے ابرہہ کے لشکریوں کو جانوروں کے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا۔ جس سال یہ واقعہ رونما ہوا اسی سال سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت ہوئی۔ (1)

1 ……خازن، الفیل، تحت الآیۃ: ۱-۵، ۴/۴۰۷-۴۱۰، ملخصاً۔

www.dawateislami.net

سُوْرَۃُ قُرَیْش

سورۂ قریش کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ قریش زیادہ صحیح قول کے مطابق مکیہ ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 4 آیتیں ہیں۔

”قریش“ نام رکھنے کی وجہ

قریش ایک قبیلے کا نام ہے اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ”سورۂ قریش“ کہا جاتا ہے۔

سورۂ قریش کے مضامین

اس سورت میں بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے قریش کو تجارت کے لئے ہر سال میں دو سفر کرنے کی طرف رغبت دلائی اور ان کی محبت ان کے دل میں ڈال دی اس لئے انہیں چاہئے کہ بتوں کی بجائے اس رب تعالیٰ کی عبادت کریں جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور انہیں کئی قسم کے خوف سے امن عطا کیا۔

سورۂ فیل کے ساتھ مناسبت

سورۂ قریش کی اپنے سے ماقبل سورت ”فیل“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے دونوں سورتوں میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ مکہ کو اپنی نعمتیں یاد دلائی ہیں، چنانچہ سورۂ فیل میں یہ نعمت یاد دلائی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دشمن ابرہہ کو ہلاک کیا جو کعبہ معظمہ کو گرانے آیا تھا اور سورۂ قریش میں یہ نعمت یاد دلائی کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں تجارت کرنے کی رغبت پیدا فرمائی اور سردی، گرمی کے موسم میں انہیں دوسرے شہروں میں تجارت کے لئے سفر کرنے پر تیار کیا۔

---

1 ……خازن، تفسیر سورۃ قریش، ۴/ ۴۱۰۔

www.dawateislami.net

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍۙ(۱) اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِۚ(۲) فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِۙ(۳) الَّذِیْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ(۴) ع

ترجمۂ کنزالایمان: اس لیے کہ قریش کو میل دلایا۔ ان کے جاڑے اور گرمی دونوں کے کوچ میں میل دلایا۔ تو انہیں چاہیے اس گھر کے رب کی بندگی کریں۔ جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور انہیں ایک بڑے خوف سے امان بخشا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: قریش کو مانوس کرنے کی وجہ سے۔ انہیں سردی اور گرمی دونوں کے سفر سے مانوس کرنے کی وجہ سے۔ تو انہیں اِس گھر کے رب کی عبادت کرنی چاہئے۔ جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور انہیں خوف سے امن بخشا۔

﴿لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ: قریش کو مانوس کرنے کی وجہ سے۔﴾ اس سورت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں، ان میں سے ایک ظاہری نعمت یہ ہے کہ اُس نے قریش کو ہر سال میں دو سفروں کی طرف رغبت دلائی اور ان کی محبت ان کے دل میں ڈالی، چنانچہ قریش تجارت کے لئے سردی کے موسم میں یمن کا اور گرمی کے موسم میں شام کا سفر کرتے تھے اور ہر جگہ کے لوگ انہیں اہلِ حرم کہتے تھے اور اُن کی عزت و حرمت کرتے تھے۔ یہ امن کے ساتھ تجارتیں کرتے، ان تجارتوں سے فائدے اُٹھاتے اور مکہ مکرمہ جہاں نہ کھیتی ہے اور نہ معاش کے اسباب، وہاں رہائش رکھنے کیلئے مسلسل سرمایہ پہنچاتے، ان پر اللہ تعالیٰ کی یہ نعمت ظاہر ہے اور یہ لوگ اس سے فائدہ اُٹھاتے ہیں، تو انہیں چاہئے کہ وہ اس نعمت کا شکر ادا کرتے ہوئے کعبہ معظمہ کے رب کی عبادت کریں جس نے انہیں ان سفروں کے ذریعے بھوک کی اس

www.dawateislami.net

حالت میں کھانا دیا جس میں وہ ان سفروں سے پہلے اپنے وطن میں کھیتی نہ ہونے کے باعث مبتلا تھے اور انہیں حرم شریف کے سبب اور مکہ والے ہونے کی وجہ سے خوف سے امن بخشا کہ کوئی ان کے ساتھ مزاحمت نہیں کرتا حالانکہ ان کے اَطراف اور قرب و جوار میں قتل و غارت گری ہوتی رہتی ہے، قافلے لُٹتے ہیں اور مسافر مارے جاتے ہیں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ خوف سے امن بخشنے سے مراد یہ ہے کہ انہیں جذام کے مرض سے امن دیا کہ ان کے شہر میں انہیں جذام کا مرض نہ ہوگا اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی برکت سے انہیں عظیم خوف سے امان عطا فرمائی۔ (1)

قریش کا تعارف

قریش اس قبیلے کا نام ہے جس میں سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادتِ مبارکہ ہوئی۔ اس قبیلے کے اس نام کی مختلف وجوہات بیان کی گئی ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے آباؤ اَجداد میں سے ایک باکمال ہستی فہر بن مالک ہیں، ان کا لقب ''قریش'' ہے اور ان کی اولاد ''قریشی'' یا ''قریش'' کہلاتی ہے۔ فہر بن مالک ''قریش'' اس لئے کہلاتے ہیں کہ ''قریش'' ایک سمندری جانور کا نام ہے جو بہت ہی طاقتور ہوتا ہے اور وہ سمندری جانوروں کو کھا ڈالتا ہے، یہ جانور تمام جانوروں پر ہمیشہ غالب ہی رہتا ہے کبھی مغلوب نہیں ہوتا اور چونکہ فہر بن مالک اپنی شجاعت اور خداداد طاقت کی بنا پر عرب کے تمام قبائل پر غالب تھے اس لئے تمام عرب والے ان کو ''قریش'' کے لقب سے پکارنے لگے۔ (2)

قریش کے بارے میں اَحادیث

یہاں قریش سے متعلق تین اَحادیث ملاحظہ ہوں

(1).....حضرت واثلہ بن اسقع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں سے کنانہ کو چن لیا اور کنانہ سے قریش کو چن لیا اور

1 .....خازن، قریش، تحت الآیۃ: ۱-٤، ٤/٤١٠-٤١٢.

2 .....زرقانی علی المواھب، المقصد الاوّل فی تشریف اللّٰہ تعالٰی لہ علیہ الصلاۃ والسلام، ۱/۱٤۳-۱٤٥، سیرتِ مصطفٰی، ص۵۱-۵۲۔

www.dawateislami.net

قریش میں سے بنو ہاشم کو چن لیا اور بنو ہاشم میں سے مجھے چن لیا۔ (1)

(2).....حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سیّدُ المرسَلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”لوگ اس معاملۂ حکمرانی میں قریش کے تابع ہیں کہ مسلمان ان کے مسلمانوں کے اور کافر ان کے کافروں کے تابع ہیں۔ (2)

(3).....حضرت معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”خلافت قریش میں رہے گی جب تک یہ دین کے محافظ رہیں اور جو کوئی ان سے عداوت رکھے گا اسے اللّٰہ تعالٰی اوندھے منہ گرائے گا۔ (3)

سورۂ قریش کی آیت نمبر 3 سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

(1).....کفار بھی شرعی عبادات کے مُکَلَّف ہیں کہ ایمان لائیں اور عبادت کریں۔

(2).....کفر کی حالت میں کوئی نیکی، صحیح عبادت نہیں کیونکہ کفارِ مکہ طواف، حج، عمرہ اور حاجیوں کی خدمت کرتے تھے، مگر انہیں کالعدم قرار دیا گیا۔

(3).....کعبہ مُعَظَّمہ عظمت و جلال والے رب تعالٰی کی ذات کا مَظْہَر ہے۔

(4).....اللّٰہ تعالٰی اگرچہ ہر ادنیٰ و اعلیٰ کا رب ہے لیکن اس کی رَبُوبِیَّت کو اس کی اعلیٰ مخلوق کی طرف منسوب کرنا چاہیے، جیسے یوں کہنا چاہئے اے محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے رب! اے کعبہ معظّمہ کے رب!

لوگوں کو سہولت دینا اور معاشرے میں امن قائم کرنا اسلام کی بنیادی ترجیح اور خصوصیت ہے

آیت نمبر 4 میں بھوک کی حالت میں کھانا دیئے جانے اور خوف کی حالت میں امن دیئے جانے کا ذکر ہے، یاد رہے کہ بھوک اور خوف دو ایسی چیزیں ہیں جو معاشرے میں گناہوں اور بدکاریوں کی تعداد میں اضافہ کرنے، جرائم کی شرح بڑھانے، بے امنی اور بدسکونی پھیلانے میں انتہائی اہم اور مرکزی کردار ادا کرتی ہیں جبکہ بھوک کا ختم ہونا اور خوف کا دور ہو جانا معاشرے میں پاکیزہ ماحول اور امن و امان کی فضا قائم کرنے میں بہت بڑے معاون ہیں۔ اسے

1 .....مسلم، کتاب الفضائل، باب فضل نسب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم... الخ، ص۱۲٤۹، الحدیث: ۱(۲۲۷٦).
2 .....بخاری، کتاب المناقب، باب قول اللّٰہ تعالٰی: یا ایّھا الناس... الخ، ۲/٤۷۳، الحدیث: ۳٤۹٥.
3 .....بخاری، کتاب المناقب، باب مناقب قریش، ۲/٤۷٤، الحدیث: ۳۵۰۰.

www.dawateislami.net

دوسرے انداز میں یوں سمجھ لیجئے کہ جہاں لوگوں کو سہولیات دی جاتی ہیں اور ان کی ضروریاتِ زندگی پورا کرنے کے خاطر خواہ انتظامات ہوتے ہیں وہاں گناہوں اور بدکاریوں کی شرح کم ہوگی اور جہاں امن وامان قائم ہے وہاں جرائم کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہوگی اور لوگ پُرسکون زندگی بسر کریں گے۔ اگر موجودہ دور میں عالمی سطح پر لوگوں کے حالات کا جائزہ لیا جائے تو یہ چیز واضح ہوگی کہ ان میں زنا، چوری، ڈاکے، لوٹ مار، چھینا جھپٹی، قتل وغارت گری، بے امنی، بدسکونی، بے چینی اور ان کے علاوہ طرح طرح کے جرموں، گناہوں اور خوفوں کے عام ہونے کا بنیادی سبب بھوک ختم کرنے کے قابلِ قدر ذرائع کا نہ ہونا، زندگی گزارنے کے لئے بنیادی سہولیات سے محروم ہونا اور امن وامان قائم کرنے کے لئے ضروری انتظامات کا نہ ہونا ہے اور دینِ اسلام کے احکامات اور تعلیمات پر نظر کی جائے تو یہ حقیقت روشن دن سے زیادہ صاف نظر آئے گی لوگوں کی بھوک کو ختم کرنا، انہیں سہولیات فراہم کرنا، پاکیزہ معاشرے کا قیام اور امن قائم کرنا اسلام کی بنیادی ترجیحات اور خصوصیات میں سے ہے، جیسے دینِ اسلام میں مالدار مسلمانوں پر زکوٰۃ فرض کی گئی اور بعض اعمال پر صدقات دینے کا حکم دیا گیا اور ان کا حق دار ان لوگوں کو ٹھہرایا گیا جو انتہائی ضرورت مند ہیں اور فقیری ومسکینی کی حالت میں زندگی گزار رہے ہیں تاکہ ان کی ضرورت پوری ہونے اور فقر ومسکینی دور ہونے کا باقاعدہ انتظام ہو۔

اگر آج بھی لوگ دینِ اسلام کے احکام پر صحیح طریقے سے عمل کرنا شروع کردیں اور اس کی تعلیمات کو اپنے اوپر نافذ کرلیں تو یہ دنیا میں بھی زندگی کی بنیادی اور ضروری سہولیات پالیں گے، پاکیزہ اور پرامن معاشرے میں زندگی بسر کرنے لگیں گے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آخرت میں بھی چین، سکون، راحتوں، نعمتوں اور آسائشوں میں ہمیشہ کے لئے زندگی گزاریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دینِ اسلام کے احکام اور اس کی تعلیمات پر صحیح طریقے سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

www.dawateislami.net

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ

سورۂ ماعون کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ ماعون مکیہ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ سورت آدھی عاص بن وائل کے بارے میں مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور آدھی عبداللہ بن ابی سلول منافق کے بارے میں مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 7 آیتیں ہیں۔

”ماعون“ نام رکھنے کی وجہ

ماعون کا معنی ہے استعمال کی معمولی چیز، اور اس سورت کی آخری آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ”سورۂ ماعون“ کہتے ہیں۔

سورۂ ماعون کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں کافروں اور منافقوں کی مذمت بیان کی گئی ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1).....اس سورت کی ابتدائی آیات میں ان کافروں کی مذمت کی گئی جو حساب اور جزا کے دن کو جھٹلاتے ہیں، یتیم کو دھکے دیتے ہیں اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتے۔

(2).....آخری آیات میں ان منافقوں کی مذمت کی گئی جو لوگوں کے سامنے نمازی بنتے اور تنہائی میں نمازیں چھوڑتے تھے اور لوگوں کے سامنے بھی جو نمازیں ادا کرتے ان سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی بجائے لوگوں کو یہ دکھانا مقصود ہوتا تھا کہ ہم بھی نمازی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ان کی ایک بری خصلت یہ تھی کہ اگر ان سے کوئی استعمال کی

1 .....خازن، تفسیر سورۃ الماعون، ٤/٤١٢.

www.dawateislami.net

معمولی چیز مانگتا تو وہ اسے منع کر دیتے تھے۔

سورۂ قریش کے ساتھ مناسبت

سورۂ ماعون کی اپنے سے ماقبل سورت ’’قریش‘‘ کے ساتھ **ایک مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ قریش میں ان لوگوں کی مذمت بیان کی گئی تھی جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے اور اس سورت میں ان لوگوں کی مذمت بیان کی گئی ہے جو مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے۔ **دوسری مناسبت** یہ ہے کہ سورۂ قریش میں خانہ کعبہ کے رب عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنے کا حکم دیا گیا اور اس سورت میں ان لوگوں کی مذمت کی گئی جو سستی اور کاہلی کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُكَذِّبُ بِالدِّیْنِ ﴿۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بھلا دیکھو تو جو دین کو جھٹلاتا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے۔

﴿اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُكَذِّبُ بِالدِّیْنِ: کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے۔﴾ **شانِ نزول:** اس آیت کے شانِ نزول کے بارے میں **ایک قول** یہ ہے کہ یہ آیت عاص بن وائل سہمی کے بارے میں نازل ہوئی، وہ قیامت کے دن کا انکار کرتا تھا اور برے کام بھی کیا کرتا تھا۔

دوسرا قول یہ ہے کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

www.dawateislami.net

تیسرا قول یہ ہے کہ یہ آیت ابوجہل کے بارے میں نازل ہوئی، مروی ہے کہ ابوجہل نے ایک یتیم کی پرورش کی ذمہ داری لی، ایک دن وہ یتیم ننگے بدن اس کے پاس آیا اور اپنے مال میں سے کچھ طلب کیا، اُس نے اسے دھکے دے کر نکال دیا۔ قریش کے سرداروں نے اس سے کہا کہ تم محمد (مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے پاس جاؤ وہ تمہاری سفارش کردیں گے، اس سے ان لوگوں کا مقصد نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مذاق اڑانا تھا لیکن یتیم کو یہ چیز معلوم نہ تھی، چنانچہ وہ یتیم تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اپنی فریاد پیش کی اور سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کبھی کسی محتاج کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے تھے، چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس یتیم کے ساتھ ابوجہل کے پاس گئے، اس نے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھ کر مرحبا کہا اور فوراً یتیم کا مال اس کے حوالے کردیا۔ یہ دیکھ کر قبیلہ قریش کے لوگوں نے اسے عار دلایا اور کہا کہ تو اپنے دین سے پھر گیا ہے۔ ابوجہل نے جواب دیا: خدا کی قسم! میں اپنے دین سے پھرا نہیں، اصل بات یہ ہے کہ میں نے اُن کی دائیں اور بائیں طرف ایک نیزہ دیکھا اور مجھے یہ ڈر لگا کہ اگر میں نے ان کی بات نہ مانی تو یہ نیزہ مجھے پھاڑ ڈالے گا۔

چوتھا قول یہ ہے کہ یہ آیت کسی خاص آدمی کے بارے میں نازل نہیں ہوئی بلکہ اس میں ہر وہ شخص داخل ہے جو قیامت کے دن کا انکار کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کا نیک اعمال کرنا اور ممنوعات سے رکنا ثواب میں رغبت اور عذاب کے ڈر سے ہوتا ہے تو جب وہ قیامت کا ہی منکر ہوگا تو وہ نفسانی خواہشات اور لذتوں میں سے کچھ نہ چھوڑے گا، اس سے ثابت ہوا کہ قیامت کا انکار کفر اور گناہوں کی تمام اَقسام کی بنیاد کی طرح ہے۔ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اے انسان! کیا تم اس شخص کو پہچانتے ہو جو دلائل واضح ہونے کے باوجود حساب اور جزا کا انکار کرتا ہے، اگر نہیں پہچانتے تو سنو: یہ وہ شخص ہے جو اپنے کفر کی وجہ سے یتیم کو دھکے دیتا، ڈانٹتا اور مارتا ہے اور اس کے ساتھ ظلم کرتے ہوئے اس کا حق اور اس کا مال اسے نہیں دیتا اور اپنے انتہا درجے کے بخل، دل کی سختی اور کمینے پن کی وجہ سے مسکین کو کھانا نہیں دیتا اور نہ ہی وہ کسی اور کو یتیم کو کھانا دینے کی ترغیب دیتا ہے کیونکہ وہ اس عمل پر ثواب ملنے کا اعتقاد نہیں رکھتا، اگر وہ جزا پر ایمان لاتا اور وعید پر یقین رکھتا تو اس سے یہ اَفعال صادر نہ ہوتے۔ (1)

1 ……تفسیر کبیر، الماعون، تحت الآیۃ: ۱-۳، ۱۱/۳۰۱-۳۰۳، خازن، الماعون، تحت الآیۃ: ۱-۳، ۴/۴۱۲، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ۙ(۲)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر وہ وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: پھر وہ ایسا ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔

﴿فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ﴾: پھر وہ ایسا ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔ یعنی دین کو جھٹلانے والے شخص کا اخلاقی حال یہ ہے کہ وہ یتیم کو دھکے دیتا ہے۔

یتیموں کے ساتھ کفار کا سلوک اور ان کے بارے میں اسلام کی تعلیمات

اس آیت میں کفار کا یتیموں کے ساتھ سلوک بیان کیا گیا جبکہ اس کے مقابلے یتیموں کے بارے میں اسلام کی تعلیمات ملاحظہ کیجئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ یتیموں کے سرپرستوں سے ارشاد فرماتا ہے:

وَ اٰتُوا الْیَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ وَ لَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ ۪ وَ لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِیْرًا (1)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور یتیموں کو ان کے مال دیدو اور پاکیزہ مال کے بدلے گندا مال نہ لو اور ان کے مالوں کو اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھا جاؤ بیشک یہ بڑا گناہ ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

وَ لَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّ ارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَ اكْسُوْهُمْ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور کم عقلوں کو ان کے وہ مال نہ دو جسے اللہ نے تمہارے لئے گزر بسر کا ذریعہ بنایا ہے اور انہیں اس مال میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے اچھی بات کہو۔

اور ارشاد فرمایا:

وَ لْیَخْشَ الَّذِیْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّیَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَیْهِمْ ۪ فَلْیَتَّقُوا اللّٰهَ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور وہ لوگ ڈریں جو اگر اپنے پیچھے کمزور اولاد چھوڑتے تو ان کے بارے میں کیسے اندیشوں کا

1 ..... النساء: ۲.

2 ..... النساء: ۵.

www.dawateislami.net

وَلْیَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا (1)

شکار ہوتے۔ تو انہیں چاہیے کہ اللہ سے ڈریں اور درست بات کہیں۔

اور ارشاد فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًاؕ وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک وہ لوگ جو ظلم کرتے ہوئے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں بالکل آگ بھرتے ہیں اور عنقریب یہ لوگ بھڑکتی ہوئی آگ میں جائیں گے۔

اور حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”مسلمانوں میں بہترین گھر وہ گھر ہے جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں میں بدترین گھر وہ گھر ہے جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔ (3)

اور حضرت ابو امامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”جو کسی یتیم کے سر پر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہاتھ پھیرے تو اس کے لیے ہر اس بال کے عِوَض نیکیاں ہوں گی جس پر اس کا ہاتھ پھرے اور جو اپنے پاس رہنے والے یتیم لڑکے یا یتیم لڑکی سے بھلائی کرے تو جنت میں میں اور وہ ان کی طرح ہوں گے، اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی دو انگلیاں ملائیں۔ (4)

کفار کے طرزِ عمل اور اسلام کی تعلیمات کو سامنے رکھتے ہوئے ہر شخص بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ بچوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے جو اِقدامات دینِ اسلام نے کئے اور جو احکامات دینِ اسلام نے دیئے ان کی مثال کسی اور دین میں نہیں مل سکتی۔

وَلَا یَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِؕ (۳)

1 ……النساء: ۹.
2 ……النساء: ۱۰.
3 ……ابن ماجه، کتاب الادب، باب حق الیتیم، ۴/۱۹۳، الحدیث: ۳۶۷۹.
4 ……مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث ابی امامة الباهلی... الخ، ۸/۳۰۰، الحدیث: ۲۲۳۴۷.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہیں دیتا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا۔

﴿وَلَا یَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ: اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا۔﴾ یعنی دین کو جھٹلانے والے کا حال یہ ہے کہ وہ اپنے گھر والوں اور دیگر مالداروں کو اس بات کی ترغیب نہیں دیتا کہ وہ مسکین کو کھانا دیں۔ (1)

مسکین کے ساتھ کفار کا طرزِ عمل اور دینِ اسلام کی تعلیمات

اس آیت میں مسکین سے کفار کا سلوک بیان کیا گیا، اب مسکین کے بارے میں اسلام کی تعلیمات ملاحظہ ہوں،

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ- ذٰلِكَ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ- وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو رشتے دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو بھی۔ یہ ان لوگوں کیلئے بہتر ہے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کا وصف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِیْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا (3)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور وہ اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تمہیں خاص اللہ کی رضا کے لیے کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ۔

اور حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”مسکین لوگ جنت میں مالداروں سے چالیس برس پہلے جائیں گے، اے عائشہ! رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا، مسکین کو خالی نہ پھیرو اگرچہ کھجور کی قاش ہی ہو اسے دے دو۔ اے عائشہ! رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا، مسکینوں سے محبت کرو، انہیں قریب رکھو تاکہ اللہ تعالیٰ قیامت میں تمہیں قریب کردے۔ (4)

---

1 ……روح البیان، الماعون، تحت الآیۃ: ۳، ۱۰/۵۲۲.

2 ……روم: ۳۸.

3 ……دھر: ۸، ۹.

4 ……ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء انّ فقراء المھاجرین یدخلون الجنۃ قبل اغنیائھم، ۴/۱۵۷، الحدیث: ۲۳۵۹.

www.dawateislami.net

فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلَاتِهِمۡ سَاهُوۡنَ ۙ﴿۵﴾ الَّذِیۡنَ هُمۡ یُرَآءُوۡنَ ۙ﴿۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے۔ جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو ان نمازیوں کے لئے خرابی ہے۔ جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔

﴿فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ: تو ان نمازیوں کے لئے خرابی ہے۔﴾ یہ آیت اور اس کے بعد والی آیت میں ارشاد فرمایا کہ ان نمازیوں کیلئے خرابی ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔ اس سے مراد منافقین ہیں کہ جب وہ لوگ تنہا ہوتے ہیں تو نماز نہیں پڑھتے کیونکہ وہ اس کے فرض ہونے کا اعتقاد نہیں رکھتے اور جب وہ لوگوں کے سامنے ہوتے ہیں تو نمازی بنتے، اپنے آپ کو نمازی ظاہر کرتے اور انہیں دکھانے کے لئے اُٹھ بیٹھ لیتے ہیں اور حقیقت میں یہ لوگ نماز سے غافل ہیں۔ (1)

نماز سے غفلت برتنے والوں کا انجام

نماز سے غافل رہنے والوں کے بارے میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوۡفَ یَلۡقَوۡنَ غَیًّا (2)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو ان کے بعد وہ نالائق لوگ ان کی جگہ آئے جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی تو عنقریب وہ جہنم کی خوفناک وادی غی سے جاملیں گے۔

اور ارشاد فرمایا:

اِنَّ الۡمُنٰفِقِیۡنَ یُخٰدِعُوۡنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمۡ ۚ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ

1 ……مدارك، الماعون، تحت الآیۃ: ٤-٥، ص ١٣٧٧.

2 ……مریم: ٥٩.

www.dawateislami.net

وَ اِذَا قَامُوْۤا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰىۙ یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَ لَا یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۱۴۲﴾ مُّذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِكَ لَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِ وَ لَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَآءِؕ وَ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِیْلًا (1)

کوفریب دینا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑے سست ہو کر لوگوں کے سامنے ریاکاری کرتے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں اور اللہ کو بہت تھوڑا یاد کرتے ہیں۔ درمیان میں ڈگمگا رہے ہیں، نہ اِن کی طرف ہیں نہ اُن کی طرف اور جسے اللہ گمراہ کرے تو تم اس کے لئے کوئی راستہ نہ پاؤ گے۔

یاد رہے کہ نماز سے غفلت کرنے یعنی کبھی نماز پڑھ لینے اور کبھی چھوڑ دینے سے بھی بچنا ضروری ہے اور یہ خاص منافقوں کا وصف ہے اور نماز میں غفلت کرنا یعنی نماز کے دوران دیگر کاموں کے بارے میں سوچ بچار کرنے لگ جانا یا شیطان کے وسوسوں کو قبول کر لینا وغیرہ اس سے بھی بچنے کی کوشش کرنی چاہیے اگرچہ اس کی شناعت یعنی برائی کم ہے۔

﴿اَلَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ: جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔﴾ نماز سے غفلت کی چند صورتیں ہیں، جیسے پابندی سے نہ پڑھنا، صحیح وقت پر نہ پڑھنا، فرائض و واجبات کو صحیح طریقے سے ادا نہ کرنا، شرعی عذر کے بغیر باجماعت نہ پڑھنا، نماز کی پرواہ نہ کرنا، تنہائی میں قضا کر دینا اور لوگوں کے سامنے پڑھ لینا وغیرہ، یہ سب صورتیں وعید میں داخل ہیں جبکہ شوق سے نہ پڑھنا، سمجھ بوجھ کر ادا نہ کرنا، توجہ سے نہ پڑھنا بھی نماز سے غفلت میں داخل ہے البتہ یہ صورتیں اس وعید میں داخل نہیں جو ماقبل آیت میں بیان ہوئی ہے۔

﴿اَلَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ: وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔﴾ یعنی منافقین فرائض کی ادائیگی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ لوگوں کو دکھانے کے لئے کرتے ہیں۔ (2)

ریاکاری کی تعریف اور اس کی مذمت

ریاکاری کی تعریف یہ ہے کہ اپنے عمل کو اس ارادے سے ظاہر کرنا کہ لوگ اسے دیکھ کر اس کی عبادت گزاری

1 ..... النساء: ۱۴۲، ۱۴۳.

2 ..... مدارك، الماعون، تحت الآیة: ۶، ص ۱۳۷۷.

www.dawateislami.net

کی تعریف کریں۔ (1)

کثیر اَحادیث میں ریاکاری کی مذمت بیان کی گئی ہے، یہاں ان میں سے دو اَحادیث ملاحظہ ہوں، چنانچہ

(1).....حضرت ابوسعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم لوگ مسیح دجال کا ذکر کر رہے تھے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا ”میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں جس کا مسیح دجال سے بھی زیادہ میرے نزدیک تم پر خوف ہے؟ ہم نے عرض کی: ہاں، یارسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ارشاد فرمایا ”وہ شرکِ خفی ہے، آدمی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو اس وجہ سے طویل کرتا ہے کہ دوسرا شخص اسے نماز پڑھتا دیکھ رہا ہے۔ (2)

(2).....حضرت ابوسعید بن ابوفضالہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جب اللّٰہ تعالیٰ تمام اَوّلین و آخرین کو اس دن میں جمع فرمائے گا جس میں شک نہیں، تو ایک مُنادی ندا کرے گا، جس نے کوئی کام اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے کیا اور اس میں کسی کو شریک کرلیا وہ اپنے عمل کا ثواب اسی شریک سے طلب کرے کیونکہ اللّٰہ تعالیٰ شرک سے بالکل بے نیاز ہے۔ (3)

یاد رہے کہ اپنی نیت کو درست رکھتے ہوئے فرض عبادات کی بجا آوری اِعلانیہ کرنی چاہئے تاکہ لوگ فرض عبادات چھوڑنے کی اس پر تہمت نہ لگائیں اور نفلی عبادات پوشیدہ کرنی چاہئیں کیونکہ ان میں تہمت لگنے کا اندیشہ نہیں۔

ع ۷ ۳۲

وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝۷

ترجمۂ کنزالایمان: اور برتنے کی چیز مانگے نہیں دیتے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور برتنے کی معمولی چیزیں بھی نہیں دیتے۔

﴿وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ: اور برتنے کی معمولی چیزیں بھی نہیں دیتے۔﴾ اس سے پہلی آیات میں خالق کے ساتھ منافقین

1 .....قرطبی، الماعون، تحت الآیۃ: ۶، ۱۰/۱۵۴، الجزء العشرون.
2 .....ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الریاء والسمعۃ، ۴/۴۷۰، الحدیث: ۴۲۰۴.
3 .....ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الکھف، ۵/۱۰۵، الحدیث: ۳۱۶۵.

www.dawateislami.net

کا معاملہ بیان کیا گیا اب یہاں سے مخلوق کے ساتھ ان کا طرزِ عمل بیان کیا جا رہا ہے کہ اگر ان سے برتنے کی کوئی معمولی چیز جیسے سوئی، ہنڈیہ یا پیالہ وغیرہ مانگے تو بخل کرتے ہوئے اسے نہیں دیتے۔ (1)

گھروں میں استعمال کی معمولی چیزیں حاجت سے زیادہ رکھیں

علماء فرماتے ہیں: مستحب ہے کہ آدمی اپنے گھر میں ایسی چیز اپنی حاجت سے زیادہ رکھے جن کی ہمسایوں کو حاجت ہوتی ہے اور انہیں عاریۃً دیا کرے۔ (2)

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، کون سی چیز ہے جس کا منع کرنا حلال نہیں؟ ارشاد فرمایا ”پانی، نمک اور آگ۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، پانی کو تو ہم سمجھ گئے، مگر نمک اور آگ کا یہ حکم کیوں ہے؟ ارشاد فرمایا: اے حمیراء! رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا، جس نے کسی کو آگ دی اس نے گویا اس آگ سے پکا ہوا سارا کھانا خیرات کیا اور جس نے کسی کو نمک دیا اس نے گویا سارا وہ کھانا خیرات کیا جسے اس نمک نے لذیذ بنایا اور جس نے کسی مسلمان کو ایک گھونٹ پانی وہاں پلایا جہاں پانی عام ملتا ہو اس نے گویا غلام آزاد کیا اور جس نے مسلمان کو وہاں ایک گھونٹ پانی پلایا جہاں پانی نہ ملتا ہو اس نے گویا اسے زندگی بخشی۔ (3)

---

1 .....جلالین، الماعون، تحت الآیۃ: ۷، ص۵۰۷.

2 .....خازن، الماعون، تحت الآیۃ: ۷، ۴/۴۱۳.

3 .....ابن ماجہ، کتاب الرھون، باب المسلمون شرکاء فی ثلاث، ۳/۱۷۷، الحدیث: ۲۴۷۴.

www.dawateislami.net

سُوْرَۃُ الْکَوْثَر

سورۂ کوثر کا تعارف

مقامِ نزول

علامہ علی بن محمد خازن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”سورۂ کوثر جمہور مفسرین کے نزدیک مکیہ ہے اور بعض مفسرین کے نزدیک مدنیہ ہے۔“ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 3 آیتیں ہیں۔

”کوثر“ نام رکھنے کی وجہ

کوثر سے دنیا اور آخرت کی بے شمار خوبیاں مراد ہیں اور جنت کی ایک نہر کا نام بھی کوثر ہے۔ اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ”سورۂ کوثر“ کہتے ہیں۔

سورۂ کوثر کے مضامین

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مدحت بیان فرمائی ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1)..... اس کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ کے اس فضل و احسان کا بیان ہے جو اس نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر فرمایا۔

(2)..... دوسری آیت میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے شکریے میں نماز پڑھتے رہیں اور قربانی کریں۔

(3)..... تیسری آیت میں فرمایا گیا کہ جو اللہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دشمن ہے وہی ہر خیر سے

1 ..... خازن، تفسیر سورۃ الکوثر، ٤/٤١٣.

www.dawateislami.net

محروم ہے۔

سورۂ ماعون کے ساتھ مناسبت

سورۂ کوثر کی اپنے سے ماقبل سورت ”ماعون“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ ماعون میں کافروں اور منافقوں کی جو صفات بیان کی گئیں ان کے مقابلے میں سیّدُ المرسَلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَوصاف سورۂ کوثر میں بیان کئے گئے۔ (1)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿۲﴾ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ﴿۳﴾ ع ۳

ترجمۂ کنزالایمان: اے محبوب بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ بیشک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے محبوب! بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ بیشک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔

﴿اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ: اے محبوب! بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔﴾ کَوثر کی تفسیر میں مفسرین

1 ..... تفسیر کبیر، الکوثر، تحت الآیۃ: ۱، ۱۱/۳۰۷.

www.dawateislami.net

کے مختلف اَقوال ہیں، ان سب اقوال کا خلاصہ یہ ہے کہ اے محبوب! بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں اور کثیر فضائل عنایت کر کے تمہیں تمام مخلوق پر افضل کیا، آپ کو حسنِ ظاہر بھی دیا حسنِ باطن بھی عطا کیا، نسبِ عالی بھی، نبوت بھی، کتاب بھی، حکمت بھی، علم بھی، شفاعت بھی، حوضِ کوثر بھی، مقامِ محمود بھی، امت کی کثرت بھی، دین کے دشمنوں پر غلبہ بھی، فتوحات کی کثرت بھی اور بے شمار نعمتیں اور فضیلتیں عطا کیں جن کی انتہا نہیں۔ (1)

آیت ”اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ“ سے حاصل ہونے والی معلومات

اس سے 5 باتیں معلوم ہوئیں

(1)..... اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کوثر عطا کر دی ہے کیونکہ یہاں یہ نہیں فرمایا گیا کہ ہم آپ کو کوثر عطا کریں گے بلکہ یہ فرمایا کہ بیشک ہم نے آپ کو کوثر عطا کر دی۔

(2)..... اللہ تعالیٰ کی اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر یہ عطا ان کے نبی اور رسول ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات کی وجہ سے ہے جو شانِ محبوبیت کی صورت ہے کیونکہ یہاں یہ فرمایا ”اَعْطَیْنٰكَ“ ہم نے آپ کو عطا فرمائی، یہ نہیں فرمایا کہ ”اَعْطَیْنَا الرَّسُوْلَ“ یا ”اَعْطَیْنَا النَّبِیَّ“۔

(3)..... تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر یہ عطا کسی عبادت اور ریاضت کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ ان پر یہ عطا اللہ تعالیٰ کے عظیم فضل اور احسان کی وجہ سے ہے کیونکہ یہاں عطا کا ذکر پہلے ہوا اور عبادت کا ذکر بعد میں ہوا۔

(4)..... اللہ تعالیٰ نے آپ کو کوثر کا مالک بنا دیا ہے تو آپ جسے چاہیں جو چاہیں عطا کر سکتے ہیں۔

(5)..... سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مدحت خود ربّ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ساری کثرت پاتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

اور فرماتے ہیں:

اے رضا خود صاحبِ قرآں ہے مَدّاحِ حضور تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسولُ اللہ کی

(1)..... خازن، الکوثر، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۴۱۳-۴۱۴ ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ: تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔﴾ یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اللہ تعالیٰ نے آپ کو دونوں جہاں کی بے شمار بھلائیاں عطا کی ہیں اور آپ کو وہ خاص رتبہ عطا کیا ہے جو آپ کے علاوہ کسی اور کو عطا نہیں کیا، تو آپ اپنے اس رب عَزَّوَجَلَّ کے لیے نماز پڑھتے رہیں جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو کوثر عطا کر کے عزت و شرافت دی تا کہ بتوں کے پجاری ذلیل ہوں اور بتوں کے نام پر ذبح کرنے والوں کی مخالفت کرتے ہوئے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے لئے اور اس کے نام پر قربانی کریں۔ اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ نماز سے نمازِ عید مراد ہے۔ (1)

﴿اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ: بیشک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔﴾ شانِ نزول: جب سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرزند حضرت قاسم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وصال ہوا تو کفار نے آپ کو اَبتر یعنی نسل ختم ہو جانے والا کہا اور یہ کہا کہ اب اُن کی نسل نہیں رہی، ان کے بعد اب ان کا ذکر بھی نہ رہے گا اور یہ سب چرچا ختم ہو جائے گا اس پر یہ سورۂ کریمہ نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اُن کفار کا بالغ رد فرمایا اور اس آیت میں ارشاد فرمایا کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، بیشک تمہارا دشمن ہی ہر بھلائی سے محروم ہے نہ کہ آپ، کیونکہ آپ کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا، آپ کی اولاد میں بھی کثرت ہوگی اور آپ کی پیروی کرنے والوں سے دنیا بھر جائے گی، آپ کا ذکر منبروں پر بلند ہوگا، قیامت تک پیدا ہونے والے عالم اور واعظ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر کرتے رہیں گے اور آخرت میں آپ کے لئے وہ کچھ ہے جس کا کوئی وصف بیان ہی نہیں کر سکتا تو جس کی یہ شان ہے وہ اَبتر کہاں ہوا، بے نام و نشان اور ہر بھلائی سے محروم تو آپ کے دشمن ہیں۔ (2)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس سورت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں عاص بن وائل شقی نے جو صاحبزادۂ سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے انتقالِ پُر ملال پر حضور کو اَبتر یعنی نسل بُریدہ کہا۔ حق جَلَّ وَعَلَا نے فرمایا: ”اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ“ بیشک ہم نے تمہیں خیرِ کثیر عطا فرمائی۔ کہ اولاد سے نام چلنے کو تمہاری رفعتِ ذکر سے کیا نسبت، کروڑوں صاحبِ اولاد گزرے جن کا نام تک کوئی نہیں جانتا، اور تمہاری ثنا کا ڈنکا تو

1 .....مدارك، الكوثر، تحت الآية: ۲، ص۱۳۷۸، خازن، الكوثر، تحت الآية: ۲، ۴/۴۱۶-۴۱۷، ملتقطاً۔
2 .....مدارك، الكوثر، تحت الآية: ۳، ص۱۳۷۸، خازن، الكوثر، تحت الآية: ۳، ۴/۴۱۷، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

قیامِ قیامت تک اَکنافِ عالَم واطرافِ جہاں میں بجے گا اور تمہارے نام نامی کا خطبہ ہمیشہ ہمیشہ اَطباقِ فلک آفاقِ زمین میں پڑھا جائے گا۔ پھر اولاد بھی تمہیں وہ نفیس وطیب عطا ہوگی جن کی بقاء سے بقائے عالَم مربوط رہے گی اس کے سوا تمام مسلمان تمہارے بال بچے ہیں اور تم سا مہربان ان کے لیے کوئی نہیں، بلکہ حقیقتِ کار کو نظر کیجئے تو تمام عالَم تمہاری اولادِ معنوی ہے کہ تم نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا، اور تمہارے ہی نور سے سب کی آفرینش ہوئی۔ اسی لیے جب ابوالبشر آدم تمہیں یاد کرتے تو یوں کہتے: ”یَا اِبْنِیْ صُوْرَةً وَاَبَایَ مَعْنًی“ اے ظاہر میں میرے بیٹے اور حقیقت میں میرے باپ۔ پھر آخرت میں جو تمہیں ملنا ہے اس کا حال تو خدا ہی جانے۔ جب اس کی یہ عنایتِ بے غایت تم پر مبذول ہو تو تم ان اَشقیاء کی زبان درازی پر کیوں ملول ہو بلکہ ”فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ“ رب کے شکرانہ میں اس کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ ”اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ“ جو تمہارا دشمن ہے وہی نسل بریدہ ہے کہ جن بیٹوں پر اُسے ناز ہے یعنی عمرو وہشام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا، وہی اُس کے دشمن ہو جائیں گے اور تمہارے دینِ حق میں آکر بوجہِ اختلافِ دین اس کی نسل سے جدا ہو کر تمہارے دینی بیٹوں میں شمار کئے جائیں گے۔ پھر آدمی بے نسل ہوتا تو یہی سہی کہ نام نہ چلتا۔ اس سے نامِ بد کا باقی رہنا ہزار درجہ بدتر ہے۔ تمہارے دشمن کا ناپاک نام ہمیشہ بدی ونفرین کے ساتھ لیا جائے گا، اور روزِ قیامت ان گستاخیوں کی پوری سزا پائے گا۔ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہ تعالٰی۔[1]

اس سے معلوم ہوا کہ حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اللّٰہ تعالٰی کی بارگاہ میں مقام اتنا بلند ہے کہ ان کے گستاخ کو اس کی گستاخی کا جواب خود رب تعالٰی دیتا ہے۔

1 .....فتاوٰی رضویہ، ۳۰/۱۶۷-۱۶۸۔

www.dawateislami.net

سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن

سورۂ کافرون کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ کافرون مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 6 آیتیں ہیں۔

”کافرون“ نام رکھنے کی وجہ

اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ”سورۂ کافرون“ کہتے ہیں۔

سورۂ کافرون کے فضائل

(1).....حضرت فروہ بن نوفل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت نوفل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: ”تم ”قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ“ پڑھ کر سویا کرو کیونکہ یہ سورت شرک سے بَری کرتی ہے۔ (2)

(2).....حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جس نے سورت ”قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ“ پڑھی تو گویا کہ اس نے قرآنِ مجید کے چوتھائی حصے کی تلاوت کی۔ (3)

سورۂ کافرون کے مضامین

اس سورۂ مبارکہ میں مشرکوں کے عمل سے بیزاری کا اظہار کیا گیا ہے اور کافروں کی اس امید کو ختم کر دیا گیا ہے کہ مسلمان اپنے دین اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے معاملے میں کبھی ان سے سمجھوتہ کریں گے۔

1 .....خازن، تفسیر سورۃ قل یا ایّھا الکافرون، ۴/۴۱۷۔
2 .....ابو داؤد، کتاب الادب، ابواب النّوم، باب ما یقال عند النّوم، ۴/۴۰۷، الحدیث: ۵۰۵۵۔
3 .....معجم صغیر، باب الالف، من اسمہ احمد، ص ۶۱، الجزء الاول۔

www.dawateislami.net

سورۂ کوثر کے ساتھ مناسبت

سورۂ کافرون کی اپنے سے ماقبل سورت ”کوثر“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ کوثر میں حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنے کا حکم دیا گیا اور سورۂ کافرون میں یہ حکم دیا گیا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کافروں کو مخاطب کر کے یہ اعلان فرما دیں کہ میں صرف اپنے رب تعالیٰ کی عبادت کرتا رہوں گا اور جن بتوں کی تم پوجا کرتے ہو میں ان کی (کبھی بھی) پوجا نہیں کروں گا۔ (1)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ(۱) لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ(۲) وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۚ(۳) وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ(۴) وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ؕ(۵) لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَ لِيَ دِيْنِ ۧ(۶)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اے کافرو۔ نہ میں پوجتا ہوں جو تم پوجتے ہو۔ اور نہ تم پوجتے ہو جو میں پوجتا ہوں۔ اور نہ میں پوجوں گا جو تم نے پوجا۔ اور نہ تم پوجو گے جو میں پوجتا ہوں۔ تمہیں تمہارا دین اور مجھے میرا دین۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ! اے کافرو! میں ان کی عبادت نہیں کرتا جنہیں تم پوجتے ہو۔ اور تم اس کی عبادت کرنے

1 ..... تناسق الدرر، سورة الكافرون، ص۱۴۵.

www.dawateislami.net

والے نہیں جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔اور نہ میں اس کی عبادت کروں گا جسے تم نے پوجا۔اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے۔

﴿قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ: تم فرماؤ! اے کافرو!۔﴾ شانِ نزول: قریش کی ایک جماعت نے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کہا کہ آپ ہمارے دین کی پیروی کیجئے ہم آپ کے دین کی پیروی کریں گے۔ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کریں ایک سال ہم آپ کے معبود کی عبادت کریں گے۔رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان سے فرمایا ”اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ کہ میں اس کے ساتھ اس کے غیر کو شریک کروں۔کفار کہنے لگے: تو آپ ایسا کیجئے کہ ہمارے کسی معبود کو ہاتھ ہی لگا دیجئے ہم آپ کی تصدیق کر دیں گے اور آپ کے معبود کی عبادت کریں گے۔اس پر یہ سورۂ مبارکہ نازل ہوئی اور سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مسجدِ حرام میں تشریف لے گئے، وہاں قریش کی وہ جماعت موجود تھی جس نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے یہ گفتگو کی تھی۔حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ سورت انہیں پڑھ کر سنائی تو وہ مایوس ہو گئے اور انہوں نے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اور حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو اَذِیَّتیں پہنچانا شروع کر دیں۔یاد رہے کہ اس آیت میں وہ کفار مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ کے علم میں ایمان سے محروم تھے اور کفر پر ہی مرنے والے تھے۔[1]

سورۂ کافرون کے شانِ نزول سے حاصل ہونے والی معلومات

اس سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

(1)..... کفار سے دینی صلح حرام بلکہ کئی صورتوں میں کفر ہے۔

(2)..... کفار کے بتوں اور ان کے مذہبی ایّام کی قابلِ تعظیم سمجھتے ہوئے ان کی تعظیم کرنا کفر ہے۔

(3)..... مومن کے دل میں کفار کی ہیبت نہیں ہونی چاہیے۔

(4)..... کفار کو شرعی عذر کے بغیر اچھے القاب سے یاد نہ کیا جائے۔

(5)..... کافر کو بوقتِ ضرورت موقع محل کی مناسبت سے کافر کہنا درست بلکہ اسلوبِ قرآنی کے موافق ہے۔

1 .....خازن، قل یا ایّها الکافرون، ۴/۴۱۷-۴۱۸.

www.dawateislami.net

﴿وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ﴾: اور نہ میں اس کی عبادت کروں گا جسے تم نے پوجا۔﴾ اس سے چند باتیں معلوم ہوئیں: (1) انسان دُنْیَوِی معاملات میں نرم ہو، مگر دین میں انتہائی مضبوط ہو، تاکہ کفار اس سے مایوس ہوں۔ (2) حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے مستقبل کی خبر تھی کہ وہ کبھی کفر، شرک اور فسق نہیں کر سکتے۔ (3) مسلمان کو چاہیے کہ اپنے بارے میں کفار کو مایوس کر دے کہ وہ اسے دین سے پھیر سکیں۔

﴿وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ﴾: اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔﴾ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو لوگوں کے اچھے برے خاتمہ کی خبر دی ہے کہ کون کفر پر مرے گا اور کسے ایمان پر موت آئے گی کیونکہ یہاں کلام ان کفار سے ہو رہا ہے جو کفر پر مرنے والے تھے۔

﴿لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَ لِیَ دِیْنِ﴾: تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے۔﴾ یعنی تمہارے لئے تمہارا کفر اور میرے لئے میری توحید اور میرا اخلاص ہے۔ اس کلام سے مقصود کفار کو ڈرانا ہے نہ کہ ان کے کفر سے راضی ہونا۔[1]

1 ……خازن، الکافرون، تحت الآیۃ: ۶، ۴/۴۱۸.

www.dawateislami.net

سُوْرَۃُ النَّصْر

سورۂ نصر کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ نصر مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 3 آیتیں ہیں۔

”نصر“ نام رکھنے کی وجہ

عربی میں مدد کو نصر کہتے ہیں اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ”سورۂ نصر“ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

سورۂ نصر کے مضامین

اس سورۂ مبارکہ میں حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو فتحِ مکہ کی بشارت دی گئی اور یہ بتایا گیا کہ عنقریب لوگ گروہ در گروہ دینِ اسلام میں داخل ہوں گے اور آخری آیت میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ کی تعریف اور پاکی بیان کرتے رہنے اور امت کے لئے مغفرت کی دعا مانگنے کا حکم دیا گیا۔

سورۂ کافرون کے ساتھ مناسبت

سورۂ نصر کی اپنے سے ماقبل سورت ”کافرون“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ کافرون میں یہ بتایا گیا کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جس دین کی دعوت دیتے ہیں وہ کافروں کے دین کے خلاف ہے اور اس سورت میں خبر دی گئی ہے کہ کافروں کا دین مٹ جائے گا اور دینِ اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

1 .....خازن، تفسیر سورۃ النصر، ۴/۴۱۸۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۙ﴿۱﴾ وَ رَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ
اَفْوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾ ع

وقف لازم

ترجمۂ کنزالایمان: جب اللہ کی مدد اور فتح آئے۔ اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج فوج داخل ہوتے ہیں۔ تو اپنے رب کی ثناء کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی۔ اور تم لوگوں کو دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں۔ تو اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرو اور اس سے بخشش چاہو، بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ: جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی۔﴾ اس سورت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، جب آپ کے دشمنوں کے خلاف آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آئے اور تم لوگوں کو دیکھو کہ پہلے وہ ایک ایک دو دو کر کے اسلام میں داخل ہو رہے تھے اور اب وہ اللہ تعالیٰ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں تو اس وقت اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرنا اور اس سے اپنی امت کے لئے بخشش چاہنا، بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔ یاد رہے کہ اس آیت میں فتح سے اسلام کی عام فتوحات مراد ہیں یا خاص فتحِ مکہ مراد ہے۔[1]

1 ……خازن، النّصر، تحت الآیۃ: ۱-۳، ٤/٤٢٣-٤٢٤، مدارك، النّصر، تحت الآیۃ: ۱-۳، ص ۱۳۸۰، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

سورۂ نصر کی آیت نمبر 2 سے حاصل ہونے والی معلومات

اس آیت سے 6 باتیں معلوم ہوئیں

(1).....صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی تعداد پانچ یا سات نہیں بلکہ ہزاروں میں ہے۔

(2).....فتحِ مکہ کے موقع پر اور فتحِ مکہ کے بعد ایمان لانے والوں کا ایمان قبول ہوا، اس میں حضرت ابوسفیان، حضرتِ امیرِ معاویہ اور حضرتِ وحشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ سب ہی شامل ہیں۔

(3).....یہ لوگ بعد میں بھی دین پر قائم رہے کیونکہ ان کا دین میں داخل ہونا اس آیت سے ثابت ہے، لیکن دین سے نکل جانا کسی دلیل سے ثابت نہیں، نیز اگر یہ لوگ مُرتد ہونے والے ہوتے تو اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کو اس شاندار طریقہ سے بیان نہ فرماتا۔

(4).....اس آیت میں غیبی خبر دی گئی ہے۔ یہ غیبی خبر فتحِ مکہ کے موقع پر پوری ہوئی اور لوگ مختلف جگہوں سے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی غلامی کے شوق میں گروہ در گروہ چلے آتے اور شرفِ اسلام سے مشرف ہوتے جاتے تھے۔

(5).....حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنی زندگی کی خبر تھی کہ فتحِ مکہ اور ان واقعات کو بغیر دیکھے ختم نہ ہوگی۔

(6).....رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے زمانے میں بڑی سعادت مندی یہ تھی کہ حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان لایا جائے۔

﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ: تو اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرو اور اس سے بخشش چاہو۔﴾ اس سورت کے نازل ہونے کے بعد تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ“ کی بہت کثرت فرمائی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ یہ سورت حجۃ الوداع میں مِنیٰ کے مقام پر نازل ہوئی۔ اس کے بعد آیت ”اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ“ نازل ہوئی، اس کے نازل ہونے کے بعد 80 دن حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دنیا میں تشریف رکھی، پھر آیۂ ”اَلْكَلٰلَةِ“ نازل ہوئی، اس کے بعد حضورِ اَقدس

www.dawateislami.net

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ 50 دن دنیا میں تشریف فرما رہے۔ پھر آیت ”وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَى اللّٰهِ“ نازل ہوئی، اس کے بعد حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ 21 دن یا 7 دن دنیا میں تشریف فرما رہے۔ (1)

اس سورت کے نازل ہونے کے بعد صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے سمجھ لیا تھا کہ دین کامل اور تمام ہو گیا تو اب رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دنیا میں زیادہ عرصہ تشریف نہ رکھیں گے، چنانچہ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یہ سورت سن کر اسی خیال سے روئے۔ مروی ہے کہ اس سورت کے نازل ہونے کے بعد سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے خطبہ میں فرمایا ”ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے چاہے دنیا میں رہے چاہے اس کی ملاقات قبول فرمائے، اس بندہ نے اللہ تعالیٰ کی ملاقات اختیار کر لی ہے۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ پر ہماری جانیں، ہمارے مال، ہمارے آباء اور ہماری اولادیں سب قربان ہیں۔ (2)

1 ……جلالین مع جمل، النصر، تحت الآیۃ: ۳، ۸/۴۲۶.

2 ……تفسیر کبیر، النّصر، تحت الآیۃ: ۳، ۱۱/۳۴۶، روح البیان، النّصر، تحت الآیۃ: ۳، ۱۰/۵۳۱، مدارک، النّصر، تحت الآیۃ: ۳، ص ۱۳۸۰، ملتقطاً.

www.dawateislami.net

سُوْرَۃُ اللَّهَبِ

سورۂ لَہب کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ لَہب مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 5 آیتیں ہیں۔

”لَہب“ نام رکھنے کی وجہ

لہب کا معنی ہے آگ کا شعلہ، عبدالمُطّلب کا ایک بیٹا عبدالعُزّیٰ جو کہ بہت ہی گورا اور خوبصورت آدمی تھا اس کی کنیَت ابولہب ہے، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ ”اَبِیْ لَهَبٍ“ موجود ہے اس مناسبت سے اسے سورۂ ابی لہب یا سورۂ لہب کہتے ہیں۔

سورۂ لہب کا شانِ نزول

جب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کوہِ صفا پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی تو ہر طرف سے لوگ آئے اور حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن سے اپنے صدق و امانت کی شہادتیں لینے کے بعد فرمایا: ”اِنِّیْ لَكُمْ نَذِیْرٌ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ“ اس پر ابولہب نے حضورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کہا تھا کہ تم تباہ ہو جاؤ کیا تم نے ہمیں اس لئے جمع کیا تھا، اس پر یہ سورت شریف نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف سے جواب دیا۔[2] اس سورۂ مبارکہ کے شانِ نزول سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

(1).....حضورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندے ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گستاخوں کو اللہ تعالیٰ نے خود جواب دیا بلکہ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ دشمنانِ خدا کو جوابدہی سنتِ رسول ہے،

1 .....خازن، تفسیر سورۃ ابی لھب، ۴/۴۲۴.

2 .....خازن، ابولھب، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۴۲۴.

www.dawateislami.net

اور دشمنانِ رسول کو جواب دینا سنتِ الٰہیہ ہے۔

(2).....جس قسم کی بکواس کفار نے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کی کہ مَعَاذَاللّٰہ آپ تباہ ہوجائیں، اسی قسم کا جواب اللّٰہ تعالیٰ نے دیا اور خبیثوں کو اس انجام تک بھی پہنچایا، یہ بھی حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبوبیّت کی دلیل ہے۔

(3).....قرآنِ کریم نے تمام مجرموں کی سزائیں بیان فرمائیں، جن میں سب سے زیادہ سخت سزا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گستاخ کی ہے کہ قرآنِ کریم نے اس کے متعلق کبھی فرمایا، زَنِیْمٍ یعنی ”بدکاری کی پیداوار“ اور کبھی فرمایا، اَبْتَرُ یعنی خیر سے کٹا ہوا اور محروم اور کبھی فرمایا تَبَّتْ یَدَا، تباہ ہوجائے اور کبھی فرمایا۔ ”لَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَهُمْ“ اللّٰہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا۔ یونہی جیسے انعام حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ادب اور تعظیم پر دیئے گئے، ایسے کسی اور عبادت پر نہ دیئے گئے۔

(5).....بڑی شرافت، عزت ونسب والے اور مال والے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مخالفت سے ذلیل وخوار ہوگئے، تو دوسروں کا کیا پوچھنا۔

سورۂ لہب کے مضامین

اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ سیّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے دشمنی رکھنے اور انہیں ایذا پہنچانے کی وجہ سے ابولہب دنیا میں ذلت ورسوائی کے ساتھ ہلاک ہوگا اور آخرت میں اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور اسی طرح اس کی بیوی بھی اس عذاب میں اس کے ساتھ ہوگی کیونکہ وہ اس دشمنی میں اس کی مددگار تھی۔

سورۂ نصر کے ساتھ مناسبت

سورۂ لہب کی اپنے سے ماقبل سورت ”نصر“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ نصر میں اطاعت گزاروں کی جزاء بیان کی گئی کہ انہیں دنیا میں مدد اور فتح حاصل ہوگی اور آخرت میں عظیم ثواب ملے گا اور اس سورت میں نافرمانوں کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ دنیا وآخرت دونوں میں نقصان اٹھائیں گے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ؕ﴿۱﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہو جائیں اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔

﴿تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَهَبٍ وَّ تَبَّ: ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہو جائیں اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔﴾ ابولہب کا نام عبدالعزّیٰ ہے، یہ عبدالمطّلب کا بیٹا اور سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا چچا تھا، بہت ہی گورا اور خوبصورت آدمی تھا، اِسی لئے اس کی کنیت ابولہب ہے اور اسی کنیت سے وہ مشہور تھا۔ اس کے بیٹوں عتبہ اور عُتَیبہ کے نکاح میں حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صاحبزادیاں حضرت رقیہ اور حضرت اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا تھیں، اس سورت کے نزول کے بعد ابولہب نے ان صاحبزادیوں کو طلاق دلوادی، عتبہ کا واقعہ بھی بڑا عبرتناک ہے کہ اس نے حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شہزادی کو طلاق دینے کے ساتھ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی گستاخی بھی کی جس پر سرورِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کے لئے ہلاکت کی دعا کی، چنانچہ ایک سفر میں بڑی حفاظتوں کا انتظام کر لینے کے باوجود ایک شیر نے اسے پھاڑ ڈالا۔

آیت میں ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہونے سے مراد اس کی ذات کی ہلاکت ہے اور آیتِ مبارکہ میں ابولہب کی ہلاکت کی پیشین گوئی کی گئی چنانچہ وہ بدترین موت مرا اور وہ جنگِ بدر کے ایک ہفتے بعد کالے دانے کی بیماری سے مرا، جسے عرب میں عدسہ کہتے ہیں، اہلِ عرب اسے مُتَعَدّی بیماری سمجھ کر اس سے بہت بچتے تھے، اس لئے تین دن تک اس مردود کی لاش پڑی رہی، پھول پھٹ کر بدبو دینے لگی، تب اجرت دے کر مزدوروں سے پھینکوائی گئی۔ (1)

1 ……روح البیان، المسد، تحت الآیۃ: ۲، ۱۰/۵۳۴.

www.dawateislami.net

مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ؕ﴿۲﴾ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۚ﴿۳﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا۔ اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ۔

ترجمۂ کنزالعِرفان: اس کا مال اور اس کی کمائی اس کے کچھ کام نہ آئی۔ اب وہ شعلوں والی آگ میں داخل ہوگا۔

﴿مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ: اس کا مال اور اس کی کمائی اس کے کچھ کام نہ آئی۔﴾ مروی ہے کہ ابولہب نے جب پہلی آیت سنی تو کہنے لگا کہ جو کچھ میرے بھتیجے کہتے ہیں اگر سچ ہے تو میں اپنی جان کے لئے اپنے مال و اولاد کو فدیہ کر دوں گا۔ اس آیت میں اس کا رد فرمایا گیا کہ یہ خیال غلط ہے اس وقت کوئی چیز کام آنے والی نہیں۔ (1)

﴿سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ: اب وہ شعلوں والی آگ میں داخل ہوگا۔﴾ یعنی ابولہب قیامت کے بعد دوزخ میں داخل ہو کر آگ کا عذاب پائے گا، اس سے معلوم ہوا کہ ابولہب کا دوزخی ہونا یقینی ہے۔

وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۚ﴿۴﴾ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ﴿۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور اس کی جورو لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھائے۔ اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رسا۔

ترجمۂ کنزالعِرفان: اور اس کی بیوی لکڑیوں کا گٹھا اٹھانے والی ہے۔ اس کے گلے میں کھجور کی چھال کی رسی ہے۔

﴿وَامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ: اور اس کی بیوی لکڑیوں کا گٹھا اٹھانے والی ہے۔﴾ اُمِّ جمیل بنتِ حرب بن اُمیہ ابوسفیان کی بہن جو رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نہایت عناد اور عداوت رکھتی تھی اور بہت دولتمند اور بڑے گھرانے کی عورت ہونے کے باوجود رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عداوت میں اِس انتہا کو پہنچی ہوئی تھی کہ خود اپنے سر پر کانٹوں کا گٹھا لا کر رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے راستہ میں ڈالتی تاکہ حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

1 ..... مدارك، المسد، تحت الآية: ۲، ص ۱۳۸۱، خزائن العرفان، اللهب، تحت الآية: ۲، ص ۱۱۲۴۔

www.dawateislami.net

وَسَلَّمَ کو اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَصحاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو ایذا و تکلیف ہو اور حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ایذا رسانی اس کو اتنی پیاری تھی کہ وہ اس کام میں کسی دوسرے سے مدد لینا بھی گوارا نہ کرتی تھی۔ (1)

﴿فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ: اس کے گلے میں کھجور کی چھال کی رسی ہے۔﴾ اُمِّ جمیل کے گلے میں کھجور کی چھال سے بنی ہوئی رسی ہوتی جس سے وہ کانٹوں کا گٹھا باندھتی تھی۔ ایک دن یہ بوجھ اٹھا کر لا رہی تھی کہ تھک کر آرام لینے کے لئے ایک پتھر پر بیٹھ گئی ایک فرشتے نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کے پیچھے سے اس گٹھے کو کھینچا، وہ گرا اور اُمِّ جمیل کو رسی سے گلے میں پھانسی لگ گئی اور وہ مر گئی۔ (2)

اِس گستاخ، خبیث نے دنیا میں بھی عذاب کا مزہ چکھا اور آخرت میں بھی عذاب میں جائے گی۔ آخرت میں آگ کی زنجیریں اس کے گلے میں ہوں گی اور جہنم کی لکڑیوں کا گٹھا اس کی پشت پر لدا ہوا ہوگا۔

1 .....بیضاوی، المسد، تحت الآیۃ: ۴، ۵/۵۴۵، خازن، ابولھب، تحت الآیۃ: ۴، ۴/۴۲۵، ملتقطاً۔

2 .....خازن، ابو لھب، تحت الآیۃ: ۵، ۴/۴۲۵۔

www.dawateislami.net

سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص

سورۂ اِخلاص کا تعارف

مقامِ نزول

سورۂ اِخلاص ایک قول کے مطابق مکی اور ایک قول کے مطابق مدنی ہے۔ (1)

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 4 آیتیں ہیں۔

”سورۂ اِخلاص“ کے اَسماء اور ان کی وجہِ تَسْمِیَہ

مفسرین نے اس سورت کے تقریباً 20 نام ذکر کئے ہیں ان میں سے 4 نام یہاں ذکر کئے جاتے ہیں:

(1).....اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی خالص توحید کا بیان ہے، اس وجہ سے اسے ”سورۂ اِخلاص“ کہتے ہیں۔

(2).....اس سورت میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر نقص وعیب سے بری اور ہر شریک سے پاک ہے، اس مناسبت سے اسے ”سورۂ تنزیہہ“ کہتے ہیں۔

(3).....جس نے اس سورت سے تعلق رکھا وہ غیروں سے الگ ہوجاتا ہے اس لئے اسے ”سورۂ تجرید“ کہتے ہیں۔

(4).....اسے پڑھنے والا جہنم سے نجات پاجاتا ہے اس بنا پر اسے ”سورۂ نجات“ کہتے ہیں۔ (2)

سورۂ اِخلاص کے فضائل

اَحادیث میں اس سورت کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں، ان میں سے تین اَحادیث اور ایک وظیفہ یہاں درج ذیل ہے۔

(1).....حضرت ابوسعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”کیا تم میں سے کوئی اس سے عاجز ہے کہ وہ رات میں قرآن مجید کا تہائی حصہ پڑھ لے؟ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ

1 .....خازن، تفسیر سورۃ الاخلاص، ۴/۴۲۵۔

2 .....صاوی، سورۃ الاخلاص، ۶/۴۴۹-۴۵۰، ملتقطاً۔

www.dawateislami.net

کو یہ بات مشکل معلوم ہوئی اور انہوں نے عرض کی: یارسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''سورۂ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (1)

(2).....حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک شخص کو ایک لشکر میں روانہ کیا، وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تو (سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملانے کے بعد) سورۂ اخلاص پڑھتے تھے۔ جب لشکر واپس آیا تو لوگوں نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے یہ بات ذکر کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان سے ارشاد فرمایا: ''اس سے پوچھو کہ تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ جب لوگوں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا: یہ سورت رحمٰن کی صفت ہے اس وجہ سے میں اسے پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''اسے بتادو کہ اللّٰہ تعالٰی اس سے محبت فرماتا ہے۔ (2)

(3).....حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، ایک شخص نے سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کی کہ ''مجھے اس سورت سے بہت محبت ہے۔ ارشاد فرمایا ''اس کی محبت تجھے جنت میں داخل کردے گی۔ (3)

(4).....تفسیر صاوی میں لکھا ہے کہ جو شخص گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرے اور اگر گھر خالی ہو تو حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سلام کرے اور ایک بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھ لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ فقر و فاقہ سے محفوظ رہے گا (4) اور یہ بہت مُجَرَّب عمل ہے۔

سورۂ اخلاص کا شانِ نزول

اس سورت کا شانِ نزول یہ ہے کہ کفار نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اللّٰہ رَبُّ الْعِزَّت کے متعلق طرح طرح کے سوال کئے، کوئی کہتا تھا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا نسب کیا ہے؟ کوئی کہتا تھا کہ وہ سونے کا ہے یا چاندی کا ہے یا لوہے کا ہے یا لکڑی کا ہے؟ کس چیز کا ہے؟ کسی نے کہا، وہ کیا کھاتا ہے؟ کیا پیتا ہے؟ رَبُوبِیَّت اس نے کس سے ورثہ میں پائی؟ اور اس کا کون وارث ہوگا؟ ان کے جواب میں اللّٰہ تعالٰی نے یہ سورت نازل فرمائی اور اپنی ذات و

1 .....بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل قل هو الله احد، ۳/۴۰۷، الحدیث: ۵۰۱۵.
2 .....بخاری، کتاب التوحید، باب ماجاء فی دعاء النبی صلی الله علیه وسلم... الخ، ۴/۵۳۱، الحدیث: ۷۳۷۵.
3 .....ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی سورة الاخلاص، ۴/۴۱۳، الحدیث: ۲۶۱۰.
4 .....صاوی، سورة الاخلاص، ۶/۲۴۵۰، ملخصاً.

www.dawateislami.net

صفات کا بیان فرما کر معرفت کی راہ واضح کی اور جاہلانہ خیالات واَوہام کی تاریکیوں کو جن میں وہ لوگ گرفتار تھے اپنی ذات وصفات کے اَنوار کے بیان سے محو کر دیا۔ (1)

سورۂ اخلاص کے مضامین

اس سورت میں اسلام کے سب سے اہم عقیدے اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت کو بیان کیا گیا ہے، نیز اللہ تعالیٰ کے صفاتِ کمال کے ساتھ مُتّصف ہونے کا ذکر اور عیسائیوں اور مشرکوں کا رد کیا گیا ہے۔

سورۂ ابولہب کے ساتھ مناسبت

سورۂ اخلاص کی اپنے سے ماقبل سورت ''لہب'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں کی آیات کے آخر کا وزن ایک جیسا ہے۔ (2)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَ لَمْ يُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾
وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔

1 .....خازن، الاخلاص، تحت الآیۃ: ۱، ٤/٤٢٦، ملخصاً۔
2 .....تناسق الدرر، سورۃ الاخلاص، ص١٤٦۔

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزالعرفان: تم فرماؤ: وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنم دیا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور کوئی اس کے برابر نہیں۔

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ: تم فرماؤ: وہ اللہ ایک ہے۔﴾ عرب میں کفار کی بہت سی قسمیں تھی، دہریہ، مشرک، اللہ تعالیٰ کی صفات کے منکر اور اللہ تعالیٰ کے لئے اولاد ماننے والے وغیرہ، اس سورت میں ان سب کی تردید ہے، "هُوَ اللّٰهُ" فرمانے میں دہریوں کی تردید ہے۔ "اَحَدٌ" فرمانے میں مشرکین کا مکمل رد ہے اور اگلی آیات میں بقیہ کفار کا رد ہے۔ ارشاد فرمایا کہ وہ اللہ ایک ہے یعنی رَبُوبِیَّت اور اُلُوہِیَّت میں عظمت و کمال کی صفات کے ساتھ موصوف ہے۔ اس کی نہ کوئی مثل ہے، نہ نظیر اور نہ شبیہ، اس کا کوئی شریک نہیں۔

﴿اَللّٰهُ الصَّمَدُ: اللہ بے نیاز ہے۔﴾ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بے نیاز ہے، نہ کھائے، نہ پیئے، ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ کسی کام میں کسی کا حاجت مند نہیں۔

﴿لَمْ یَلِدْ ۙ وَ لَمْ یُوْلَدْ: نہ اس نے کسی کو جنم دیا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔﴾ اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک ہے کیونکہ اولاد باپ کی جنس سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے یونہی وہ خود کسی سے پیدا نہیں ہوا کیونکہ وہ قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اور پیدا ہونا اس چیز کی صفت ہے جو پہلے نہ ہو اور پھر وجود میں آئے۔ اس میں مشرکین اور یہود و نصاریٰ سب کی تردید ہے۔ مشرکین فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی لڑکیاں کہتے تھے، یہودی حضرت عزیر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جبکہ عیسائی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو خدا کا بیٹا مانتے تھے۔

﴿وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ: اور کوئی اس کے برابر نہیں۔﴾ یعنی نہ ذات میں نہ صفات میں، کیونکہ وہ واجب ہے، خالق ہے، باقی سب ممکن، مخلوق اور حادث ہیں۔ اس کی صفات ذاتی قدیم، غیر محدود ہیں جبکہ مخلوق کی صفات عطائی، حادث اور محدود ہیں۔

www.dawateislami.net

سُوْرَۃُ الْفَلَق

سورۂ فلق کا تعارف

مقامِ نزول

ایک قول یہ ہے کہ سورۂ فلق مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے (کیونکہ اس کے شانِ نزول سے اسی کی تائید ہوتی ہے)۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 5 آیتیں ہیں۔

”فلق“ نام رکھنے کی وجہ

فلق کے کئی معنی ہیں اور یہاں اس سے مراد ”صبح“ ہے، اور چونکہ اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ”سورۂ فلق“ کہتے ہیں۔

سورۂ فلق اور سورۂ والنّاس کے فضائل

اَحادیث میں سورۂ فلق اور سورۂ والنّاس کے بہت فضائل بیان کئے گئے ہیں، ان میں سے 3 فضائل درج ذیل ہیں۔

(1).....حضرت عقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”کیا تم نے نہیں دیکھا کہ آج رات مجھ پر ایسی آیتیں نازل ہوئی ہیں جن کی مثل نہیں دیکھی گئی، (وہ آیتیں) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (سورت کے آخر تک) اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (سورت کے آخر تک) ہیں۔[2]

(2).....حضرت ابوسعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جِنّات سے اور انسانوں کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ سورۂ فلق اور سورۂ وَالنَّاس نازل ہوئیں، پھر آپ نے ان سورتوں

1 .....خازن، تفسیر سورۃ الفلق، ۴/۴۲۸.

2 .....مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب فضل قراءۃ المعوّذتین، ص۴۰۶، الحدیث: ۲۶۴ (۸۱۴).

www.dawateislami.net

کو پڑھنا شروع کر دیا اور ان کے علاوہ (دیگر وظائف) کو چھوڑ دیا۔ (1)

(3)..... حضرت عابس جُہنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”میں تمہیں وہ کلمات نہ بتاؤں جو (شریر جنّات اور نظرِ بد سے) اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے میں سب سے افضل ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، کیوں نہیں (آپ ضرور بتائیے۔) ارشاد فرمایا: ”وہ کلمات یہ دونوں سورتیں ہیں: (1) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ (2) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ (2)

سورۂ فلق اور سورۃُ النّاس کا شانِ نزول

یہ سورت اور سورۃُ النّاس جو اس کے بعد ہے اس وقت نازل ہوئی جب کہ لبید بن اعصم یہودی اور اس کی بیٹیوں نے حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر جادو کیا اور حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جسمِ مبارک اور ظاہری اَعضا پر اس کا اثر ہوا، البتہ دل، عقل اور اعتقاد پر کچھ اثر نہ ہوا۔ چند دنوں بعد حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام آئے اور انہوں نے عرض کی: ایک یہودی نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر جادو کیا ہے اور جادو کا جو کچھ سامان ہے وہ فلاں کنوئیں میں ایک پتھر کے نیچے دبایا ہوا ہے۔ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو بھیجا اور انہوں نے کنوئیں کا پانی نکالنے کے بعد پتھر اٹھایا تو اس کے نیچے سے کھجور کے درخت کے نرم حصے سے بنی ہوئی تھیلی برآمد ہوئی جس میں حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وہ موئے مبارک جو کنگھی سے برآمد ہوئے تھے اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی کنگھی کے چند دانے اور ایک دَورا یا کمان کا چِلّہ جس میں گیارہ گرہیں لگی تھیں اور ایک موم کا پُتلہ تھا جس میں گیارہ سوئیاں چبھی ہوئی تھیں۔ یہ سب سامان پتھر کے نیچے سے نکالا اور حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں سورتیں نازل فرمائیں، ان دونوں سورتوں میں گیارہ آیتیں ہیں، پانچ سورۂ فلق میں اور چھ سورۂ ناس میں۔ ہر ایک آیت کے پڑھنے کے ساتھ ایک ایک گرہ کھلتی جاتی تھی یہاں تک کہ سب گرہیں کھل گئیں اور حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بالکل تندرست ہو گئے۔ (3)

1 .....ترمذی، کتاب الطب، باب ماجاء فی الرقیۃ بالمعوذتین، ۴/۱۳، الحدیث: ۲۰۶۵.
2 .....سنن نسائی، کتاب الاستعاذۃ، ۱-باب، ص۸۶۲، الحدیث: ۵۴۴۲.
3 .....خازن، الفلق، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۴۲۸-۴۲۹، ملخصاً.

www.dawateislami.net

تعویذات اور عملیات سے متعلق ایک شرعی مسئلہ

یہاں ایک مسئلہ ذہن نشین رکھیں کہ وہ تعویذ اور عملیات جن میں کفر یا شرک کا کوئی کلمہ نہ ہو جائز ہیں، خاص کر وہ عمل جو آیاتِ قرآنیہ سے کئے جائیں یا اَحادیث میں وارد ہوئے ہوں۔ (1) حدیث شریف میں ہے کہ حضرت اَسماء بنت عُمیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: یارسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، جعفر کے بچوں کو جلد جلد نظر ہوتی ہے کیا مجھے اجازت ہے کہ ان کے لئے عمل کروں؟ حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اجازت دی۔ (2)

سورۂ فلق اور سورۂ النّاس کے شانِ نزول سے حاصل ہونے والی معلومات

اس سورت اور اس کے شانِ نزول سے 4 باتیں معلوم ہوئیں،

(1)..... جادو اور اس کی تاثیر حق ہے۔

(2)..... نبی کے جسم پر جادو کا اثر ہوسکتا ہے، جیسے تلوار، تیر اور نیزہ کا، یہ اثر شانِ نبوت کے خلاف نہیں ہاں ایسا اثر نہیں ہوسکتا کہ جس سے نبوت کے متعلقہ اُمور میں خَلَل آئے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مقابلے میں جادوگر بالآخر اس لئے فیل ہوئے کیونکہ وہاں جادو سے معجزے کا مقابلہ تھا ورنہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خیال پر بھی اس جادو نے اثر کیا کہ ان کو خیال ہوا کہ یہ لاٹھیاں رسیاں چل رہی ہیں جیسا کہ قرآنِ پاک میں ہے۔

یُخَیَّلُ اِلَیْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى (3) ترجمۂ کنزُالعِرفان: ان کے جادو کے زور سے موسیٰ کے خیال میں یوں لگیں کہ وہ دوڑ رہی ہیں۔

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خیال پر بھی یہی اثر ہوا تھا۔

(3)..... جادو کو دور کرنے میں سورۂ فلق اور سورۂ ناس میں خصوصی تاثیر ہے۔

(4)..... جادو ٹونہ اور عملیات واثرات اور بیماریوں کو ختم کرنے کیلئے قرآنِ پاک کی سورتوں اور آیتوں کو استعمال کیا جاسکتا ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا اور خود بخاری شریف میں سورۂ فاتحہ کو اس مقصد کیلئے استعمال کرنے کا بیان موجود ہے۔ (4)

1 .....خازن، الفلق، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۴۲۹.

2 .....ترمذی، کتاب الطب، باب ما جاء فی الرقیۃ من العین، ۴/۱۳، الحدیث: ۲۰۶۶.

3 .....طٰہٰ: ۶۶.

4 .....صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فاتحۃ الکتاب، ۳/۴۰۴، الحدیث: ۵۰۰۷.

www.dawateislami.net

سورۂ فلق کے مضامین

اس سورۂ مبارکہ میں تمام مخلوق کے شر سے، رات کے اندھیرے کے شر سے، جادوگروں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

سورۂ اِخلاص کے ساتھ مناسبت

سورۂ فلق کی اپنے سے ماقبل سورت ''اخلاص'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ اخلاص میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا بیان ہوا اور یہ بتایا گیا کہ جو چیزیں اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں وہ ان سے پاک اور بری ہے اور ان دونوں سورتوں میں بتایا گیا کہ دنیا میں موجود ہر شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہئے، اسی طرح ان شَیاطین، جِنّات اور انسانوں سے بھی اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہئے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِۙ(۱) مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَۙ(۲) وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَۙ(۳) وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِۙ(۴) وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ(۵)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس کی سب مخلوق کے شر سے۔ اور اندھیری ڈالنے والے کے شر سے جب وہ ڈوبے۔ اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں۔ اور حسد والے

www.dawateislami.net

کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم فرماؤ: میں صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں۔ اس کی تمام مخلوق کے شر سے۔ اور سخت اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکیں مارتی ہیں۔ اور حسد والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ: تم فرماؤ: میں صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں۔﴾ پناہ مانگنے میں اللہ تعالیٰ کا اس وصف ”صبح کے رب“ کے ساتھ ذکر اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ صبح پیدا کر کے رات کی تاریکی دور فرماتا ہے تو وہ اس پر بھی قادر ہے کہ پناہ چاہنے والے سے وہ حالات دور فرما دے جن سے اسے خوف ہو، نیز جس طرح تاریک رات میں آدمی صبح طلوع ہونے کا انتظار کرتا ہے اسی طرح خوف زدہ آدمی امن اور راحت کا منتظر رہتا ہے۔ اس کے علاوہ صبح مجبور و لاچار لوگوں کی دعاؤں کا اور ان کے قبول ہونے کا وقت ہے تو اس آیت سے مراد یہ ہوئی کہ جس وقت کرب اور غم والوں کو آسانیاں دی جاتی ہیں اور دعائیں قبول کی جاتی ہیں، میں اُس وقت کو پیدا کرنے والے کی پناہ چاہتا ہوں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ ”فلق“ جہنم میں ایک وادی ہے۔ (1)

﴿مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ: اس کی تمام مخلوق کے شر سے۔﴾ اس آیت میں ہر مخلوق کے شر سے پناہ مانگی گئی ہے، خواہ جاندار ہو یا بے جان، مُکَلّف ہو یا غیر مُکَلّف اور بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ یہاں مخلوق سے مراد خاص ابلیس ہے جس سے بدتر مخلوق میں کوئی نہیں۔ (2)

﴿وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ: اور سخت اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے۔﴾ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے چاند کی طرف نظر کر کے ان سے فرمایا، اے عائشہ! رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا، اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ، یہ جب ڈوب جائے تو اندھیرا ہو جاتا ہے۔ (3) اس سے مراد مہینے کی آخری راتیں ہیں جب چاند چھپ جاتا ہے تو جادو کے وہ عمل جو بیمار کرنے کے لئے ہیں اسی وقت میں

1 ……خازن، الفلق، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۴۲۹-۴۳۰.
2 ……خازن، الفلق، تحت الآیۃ: ۲، ۴/۴۳۰.
3 ……ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ المعوّذتین، ۵/۲۴۰، الحدیث: ۳۳۷۷.

www.dawateislami.net

کئے جاتے ہیں۔[1]

﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ: اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکیں مارتی ہیں۔﴾ یعنی جادوگر عورتوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو ڈوروں میں گرہ لگا لگا کر ان میں جادو کے منتر پڑھ پڑھ کر پھونکتی ہیں، جیسا کہ لبید کی لڑکیوں نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر جادو کرنے کیلئے کیا تھا۔[2]

تعویذات سے متعلق ایک اہم شرعی مسئلہ

یاد رہے کہ ناجائز کاموں کیلئے تعویذ گنڈے ناجائز و حرام ہیں جبکہ جائز مقصد کیلئے گنڈے بنانا اور ان پر گرہ لگانا، قرآن مجید کی آیات یا اللہ تعالیٰ کے اَسماء پڑھ کر دم کرنا، جائز ہے۔ جمہور صحابۂ کرام اور تابعین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اسی پر ہیں۔[3] اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عملِ مبارک اور ارشاد سے بھی یہ چیز ثابت ہے، چنانچہ

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے، آپ فرماتی ہیں کہ جب حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اہل میں سے کوئی بیمار ہوتا تو حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُعَوِّذات (یعنی سورۂ فلق اور سورۂ ناس) پڑھ کر اس پر دم فرماتے۔[4]

اور حضرت عبید بن رفاعہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضرت اَسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، حضرت جعفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بیٹوں کو بہت جلد نظر لگ جاتی ہے، کیا میں کچھ پڑھ کے ان پر دم کر دیا کروں؟ ارشاد فرمایا ”ہاں، کیونکہ اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جا سکتی تو نظر ضرور اس سے سبقت لے جاتی۔[5]

﴿وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ: اور حسد والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔﴾ حسد والا وہ ہے جو دوسرے کی نعمت چھن جانے کی تمنا کرے۔ یہاں حاسد سے بطورِ خاص یہودی مراد ہیں جو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے

1 ……خازن، الفلق، تحت الآیۃ: ۳، ۴/۴۳۰.
2 ……بغوی، الفلق، تحت الآیۃ: ۴، ۴/۵۱۷.
3 ……خازن، الفلق، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۴۲۹ ملتقطاً.
4 ……مسلم، کتاب السلام، باب رقیۃ المریض بالمعوّذات والنّفث، ص۱۲۰۵، الحدیث: ۵۰(۲۱۹۲).
5 ……ترمذی، کتاب الطب، باب ماجاء فی الرّقیۃ من العین، ۴/۱۳، الحدیث: ۲۰۶۶.

www.dawateislami.net

حسد کرتے تھے یا خاص لبید بن اعصم یہودی ہے۔[1] اور عمومی طور پر ہر حاسد سے پناہ کیلئے یہ آیتِ مبارکہ کافی ہے۔ حسد بدترین صفت ہے اور یہی سب سے پہلا گناہ ہے جو آسمان میں ابلیس سے سرزد ہوا اور زمین میں قابیل سے۔ حسد کے مقابلے میں رَشک ہوتا ہے اور وہ یہ ہے جس میں اپنے لئے بھی اسی نعمت کی تمنا ہوتی ہے جو دوسرے کے پاس ہے لیکن دوسرے سے چھن جانے کی تمنا اس میں نہیں ہوتی۔ اس سورتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جادو اور حسد بدترین جرائم ہیں کہ عام شروں کے بعد ان کا ذکر خصوصیت سے فرمایا گیا۔

1 .....خازن، الفلق، تحت الآیۃ: ۵، ۴/ ۴۳۰.

www.dawateislami.net

سُوْرَۃُ النَّاس

سورۃُ النّاس کا تعارف

مقامِ نزول

سورۃُ النّاس زیادہ صحیح قول کے مطابق مدنی ہے۔[1]

رکوع اور آیات کی تعداد

اس سورت میں 1 رکوع اور 6 آیتیں ہیں۔

”اَلنّاس“ نام رکھنے کی وجہ

عربی میں انسانوں کو ”اَلنَّاسُ“ کہتے ہیں، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ”سورۃُ النّاس“ کہتے ہیں۔

سورۃُ النّاس کے مضامین

اس سورۂ مبارکہ میں ان جِنّات اور انسانوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں۔

سورۂ فلق کے ساتھ مناسبت

سورۃُ النّاس کی اپنے سے ماقبل سورت ”فلق“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ فلق میں ظاہری شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی تھی اور اس سورت میں خفیہ شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

1 ……خازن، تفسیر سورۃ النّاس، ۴/ ۴۳۰.

www.dawateislami.net

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِۙ(۱) مَلِكِ النَّاسِۙ(۲) اِلٰهِ النَّاسِۙ(۳) مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ(۴) الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِۙ(۵) مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ(۶)

ترجمۂ کنزالایمان: تم کہو میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب۔ سب لوگوں کا بادشاہ۔ سب لوگوں کا خدا۔ اس کے شر سے جو دل میں برے خطرے ڈالے اور دبک رہے۔ وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں۔ جن اور آدمی۔

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تم کہو: میں تمام لوگوں کے رب کی پناہ لیتا ہوں۔ تمام لوگوں کا بادشاہ۔ تمام لوگوں کا معبود۔ بار بار وسوسے ڈالنے والے، چھپ جانے والے کے شر سے (پناہ لیتا ہوں)۔ وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ جنوں اور انسانوں میں سے۔

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ: تم کہو: میں تمام لوگوں کے رب کی پناہ لیتا ہوں۔﴾ اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کا رب ہے مگر چونکہ انسان اشرفُ المخلوقات ہے، اس لئے ان کا خصوصیت سے ذکر فرمایا۔[1]

انسان کی عظمت وشرافت

اس سے انسان کی عظمت وشرافت بھی معلوم ہوئی کہ بطورِ خاص اللہ تعالیٰ نے اپنی رَبُوبِیَّت کی نسبت اُس کی طرف فرمائی۔ علماء نے یہاں یہ نکتہ بیان فرمایا ہے کہ اس سورت میں پانچ مرتبہ لفظ "اَلنَّاس" آیا ہے اس میں حکمت یہ ہے کہ چونکہ انسان بچپن میں صرف پرورش ہی پاتا ہے، اس لئے سب سے پہلے "رَبِّ النَّاس" یعنی رَبُوبِیَّت والی

1 ……خازن، النّاس، تحت الآیۃ: ۱، ٤/ ٤٣٠۔

www.dawateislami.net

صفت کا ذکر فرمایا۔ جبکہ انسان جوانی میں مست ہو کر بے راہ ہو جاتا ہے، اس وقت اس پر قانونی گرفت کی ضرورت ہے، اس لئے یہاں "مَلِكِ النَّاسِ" یعنی لوگوں کا بادشاہ فرمایا، اور چونکہ انسان بڑھاپے میں عبادت میں مشغول ہوتا ہے، اس لئے تیسری جگہ اللہ تعالیٰ کی صفتِ اُلوہیّت اور معبودیّت کا ذکر فرمایا یعنی "اِلٰهِ النَّاسِ"۔ چوتھی جگہ اَلنَّاس سے صالحین مراد ہو سکتے ہیں کہ شیطان عموماً انہیں ہی وسوسوں کے ذریعے عبادت سے ہٹانے کی کوشش کرتا ہے اور پانچویں جگہ اَلنَّاس سے مراد شر پسند اور فسادی لوگ ہو سکتے ہیں کہ وہاں لوگوں کے شر سے پناہ مانگی گئی ہے۔

﴿مَلِكِ النَّاسِ: تمام لوگوں کا بادشاہ۔﴾ یعنی ان کے کاموں کی تدبیر فرمانے والا ہے اور سب کا حقیقی حاکم و مالک کہ دنیا میں بھی کسی کو حکومت و مِلکیّت ملے تو اسی کی عطا سے ملتی ہے۔

﴿اِلٰهِ النَّاسِ: تمام لوگوں کا معبود۔﴾ معبود ہونا اسی کے ساتھ خاص ہے اور سارے لوگوں کا حقیقی معبود وہی ہے۔

﴿مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ: بار بار وسوسے ڈالنے والے، چھپ جانے والے کے شر سے۔﴾ اس سے مراد شیطان ہے اور یہ اس کی عادت ہے کہ انسان جب غافل ہوتا ہے تو اس کے دِل میں وسوسے ڈالتا ہے اور جب انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان دبک رہتا ہے اور ہٹ جاتا ہے۔

وسوسہ اور اِلہام میں فرق

یاد رہے کہ برے خیال کو وسوسہ کہا جاتا ہے جبکہ اچھے خیالات کو اِلہام۔ وسوسہ شیطان کی طرف سے ہے لہٰذا اس پر لَا حَوْل پڑھنی چاہیے، اور اِلہام فرشتے کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے، اس لئے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا چاہیے۔ نفسِ اَمّارہ کے غلبہ میں وسوسے زیادہ ہوتے ہیں جبکہ نفسِ مُطْمَئِنّہ کے غلبہ میں اِلہام زیادہ۔ شیطان ہمارا ایسا دشمن ہے جو ہمیں نظر نہیں آتا یعنی وہ ہمیں دیکھتا ہے اور ہم اسے نہیں دیکھتے، لہٰذا اس طاقت والے رب عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگو، جو اسے دیکھتا ہے، اور وہ رب عَزَّوَجَلَّ کو نہیں دیکھتا۔ قوی دشمن سے قوی رب عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگو۔

﴿اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ: وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔﴾ یعنی شیطان زبان و آواز سے نہیں بہکاتا، بلکہ براہ راست دل میں اثر ڈالتا ہے، بری چیز کو اچھی کر دکھاتا ہے۔ خود دشمن ہے مگر دوستی کے لباس میں آتا ہے، پھر جیسا انسان ہو ویسا ہی اسے وسوسہ ڈالتا ہے۔

www.dawateislami.net

﴿مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ: جنوں اور انسانوں میں سے۔﴾ یہ بیان ہے وسوسے ڈالنے والے شیطان کا کہ وہ جنوں میں سے بھی ہوتا ہے اور انسانوں میں سے بھی جیسے شَیاطِینِ جن انسانوں کو وسوسے میں ڈالتے ہیں ایسے ہی شیاطینِ انسان بھی ناصح بن کر آدمی کے دل میں وسوسے ڈالتے ہیں پھر اگر آدمی ان وسوسوں کو مانتا ہے تو اس کا سلسلہ بڑھ جاتا ہے اور وہ خوب گمراہ کرتے ہیں اور اگر اس سے متنفر ہوتا ہے تو ہٹ جاتے ہیں اور دبک رہتے ہیں۔

جنوں اور انسانوں کے شَیاطین سے پناہ مانگیں

آدمی کو چاہئے کہ جنوں کے شَیاطین کے شر سے بھی پناہ مانگے اور انسانوں کے شیاطین کے شر سے بھی۔ اس سلسلے میں یہاں ایک مفید وظیفہ پیشِ خدمت ہے، چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رات کے وقت جب بستر مبارک پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں دستِ مبارک جمع فرما کر ان میں دم کرتے اور سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر اپنے مبارک ہاتھوں کو سر مبارک سے لے کر تمام جسمِ اَقدس پر پھیرتے جہاں تک دستِ مبارک پہنچ سکتے، یہ عمل تین مرتبہ فرماتے۔ (1)

حضرت عبد اللّٰہ بن خبیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم پر ہلکی بارش ہوئی اور اس وقت اندھیرا چھایا ہوا تھا اور ہم نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا انتظار کر رہے تھے تاکہ وہ آ کر ہمیں نماز پڑھائیں، پھر حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمیں نماز پڑھانے کے لئے تشریف لائے اور ارشاد فرمایا ”پڑھو! میں نے عرض کی: کیا پڑھوں؟ ارشاد فرمایا: ”صبح شام تین تین بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھو، ان کی تلاوت کرنا تمہیں ہر بری چیز سے بچائے گا۔ (2)

اللّٰہ تعالٰی سے دعا ہے کہ اس تفسیر کو عوام اور خواص سبھی مسلمانوں کے لئے نفع بخش اور فائدہ مند بنائے اور اسے مسلمانوں کی اعتقادی، علمی اور عملی اصلاح کا بہترین ذریعہ بنائے اور اس کے صدقے میری، میرے والدین، میرے عزیز رشتہ داروں، اساتذۂ کرام، دوست اَحباب، دیگر متعلقین اور معاونین کی بے حساب بخشش و مغفرت فرمائے۔ اٰمین ثم اٰمین۔

1 .....بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوّذات، ۳/۷ ۴۰، الحدیث: ۵۰۱۷۔

2 .....سنن نسائی، کتاب الاستعاذۃ، ۱-باب، ص ۸۶۲، الحدیث: ۵۴۳۸۔

www.dawateislami.net

مآخذ و مراجع

	قرآن مجید	کلامِ الٰہی	
نمبر شمار	نام کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعات
1	کنز الإیمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
2	کنز العرفان	شیخ الحدیث والتفسیر ابوالصالح مفتی محمد قاسم قادری	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی

کتب التفسیر و علوم القرآن

1	تفسیرِ طبری	امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری، متوفی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
2	تاویلات اھل السنّۃ	امام ابو منصور محمد بن منصور ماتریدی، متوفی ۳۳۳ھ	پشاور
3	تفسیرِ سمرقندی	ابو اللیث نصر بن محمد بن ابراہیم سمرقندی، متوفی ۳۷۵ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۳ھ
4	تفسیر ثعلبی	ابو اسحاق احمد بن محمد ثعلبی نیسابوری، متوفی ۴۲۷ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۲ھ
5	النکت والعیون	ابو الحسن علی بن محمد بن حبیب ماوردی بصری، متوفی ۴۵۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۰۶ھ
6	تفسیرِ بغوی	امام ابو محمد حسین بن مسعود فراء بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۴ھ
7	تفسیرِ کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی، متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
8	تفسیرِ قرطبی	ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
9	تفسیرِ بیضاوی	امام ناصر الدین عبد اللہ بن ابو عمر بن محمد شیرازی بیضاوی، متوفی ۶۸۵ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
10	تفسیرِ مدارک	امام عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی، متوفی ۷۱۰ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
11	تفسیرِ خازن	علاء الدین علی بن محمد بغدادی، متوفی ۷۴۱ھ	مطبعہ میمنیہ، مصر ۱۳۱۷ھ
12	البحرُ المحیط	ابو حیان محمد بن یوسف اندلسی، متوفی ۷۴۵ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
13	تفسیر ابن کثیر	ابو فداء اسماعیل بن عمر بن کثیر دمشقی شافعی، متوفی ۷۷۴ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
14	تفسیرِ جلالین	امام جلال الدین محلی، متوفی ۸۶۳ھ و امام جلال الدین سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

15	تفسیرِ دُر منثور	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۰۳ھ
16	تناسق الدرر	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۰۶ھ
17	تفسیرِ ابو سعود	علامہ ابو سعود محمد بن مصطفیٰ عمادی، متوفی ۹۸۲ھ	دار الفکر، بیروت
18	تفسیراتِ احمدیہ	شیخ احمد بن ابی سعید ملا جیون جونپوری، متوفی ۱۱۳۰ھ	پشاور
19	روحُ البیان	شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۰۵ھ
20	تفسیرِ جمل	علامہ شیخ سلیمان جمل، متوفی ۱۲۰۴ھ	باب المدینہ کراچی
21	تفسیرِ صاوی	احمد بن محمد صاوی مالکی خلوتی، متوفی ۱۲۴۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۱ھ
22	روح المعانی	ابو الفضل شہاب الدین سید محمود آلوسی، متوفی ۱۲۷۰ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
23	الاکلیل الواضح فی تفسیر المتشرح	رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان، متوفی ۱۲۹۷ھ	ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی
24	خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، کراچی
25	نور العرفان	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	پیر بھائی کمپنی، مرکز الاولیاء لاہور

کتب الحدیث و متعلقاته

1	موطا امام مالک	امام مالک بن انس اصبحی، متوفی ۱۷۹ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
2	مصنف عبد الرزاق	ابو بکر محمد عبد الرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی، متوفی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
3	مصنف ابن ابی شیبہ	حافظ عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی عبسی، متوفی ۲۳۵ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
4	مسندِ امام احمد	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
5	دارمی	امام حافظ عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی، متوفی ۲۵۵ھ	دار الکتاب العربی، بیروت ۱۴۰۷ھ
6	بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
7	مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم، بیروت ۱۴۱۹ھ
8	ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ

www.dawateislami.net

9	ابو داؤد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۱ھ
10	ترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
11	سنن نسائی	امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۶ھ
12	سنن الکبریٰ	امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۱ھ
13	مسند ابو یعلی	ابویعلی احمد بن علی بن مثنی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
14	مسند شاشی	امام ابوسعید ہیثم بن کلیب شاشی، متوفی ۳۳۵ھ	مکتبۃ العلوم والحکم، مدینۃ المنورہ ۱۴۱۰ھ
15	معجم الکبیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۲ھ
16	معجم الاوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
17	معجم الصغیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۰۳ھ
18	دار قطنی	علی بن عمر دار قطنی، متوفی ۳۸۵ھ	مدینۃ الاولیاء، ملتان
19	مستدرک	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
20	حلیۃ الاولیاء	حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
21	مسند الشہاب	امام ابوعبداللہ محمد بن سلامہ قضاعی، متوفی ۴۵۴ھ	مؤسسۃ الرسالہ، بیروت ۱۴۰۵ھ
22	شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
23	سنن الکبریٰ	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۴ھ
24	تاریخ بغداد	حافظ ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ
25	الفردوس بماثور الخطاب	ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
26	شرح السنۃ	امام ابومحمد حسین بن مسعود بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۴ھ
27	مسند الفردوس	ابومنصور شہردار بن شیرویہ بن شہردار دیلمی، متوفی ۵۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۰۶ھ
28	ابن عساکر	ابوقاسم علی بن حسن شافعی، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۵ھ
29	الترغیب والترھیب	امام زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ

www.dawateislami.net

30	الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	علامہ امیر علاء الدین علی بن بلبان فارسی، متوفی ۷۳۹ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ
31	مشکاۃ المصابیح	علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی ۷۴۲ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۴ھ
32	جامع العلوم والحکم	عبد الرحمٰن بن شہاب الدین بن احمد بن رجب حنبلی، متوفی ۷۹۵ھ	المکتبۃ القیصلیۃ، مکۃ المکرمہ
33	مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابو بکر ہیثمی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
34	جامع صغیر	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۵ھ
35	کنز العمال	علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ

کتب شروح الحدیث

1	عمدۃ القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
2	مراۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	مکتبہ اسلامیہ، لاہور
3	نزہۃ القاری	مفتی شریف الحق امجدی، متوفی ۱۴۲۱ھ	فرید بک سٹال، لاہور ۱۴۲۱ھ

کتب العقائد

1	شرح المقاصد	علامہ مسعود بن عمر سعد الدین تفتازانی، متوفی ۷۹۳ھ	عالم الکتب، بیروت ۱۴۱۹ھ
2	شرح فقہ اکبر	علی بن سلطان محمد ہروی قاری حنفی، متوفی ۱۰۱۴ھ	باب المدینہ، کراچی

کتب الفقہ

1	عالمگیری	علامہ ہمام مولانا شیخ نظام، متوفی ۱۱۶۱ھ و جماعۃ من علماء الہند	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
2	فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
3	بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی

کتب التصوف

1	رسائل ابن ابی الدنیا	حافظ امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد قرشی، متوفی ۲۸۱ھ	مکتبۃ العصریہ، بیروت ۱۴۲۶ھ

www.dawateislami.net

2	التوبیخ والتنبیہ	ابو محمد عبداللہ بن محمد معروف بابی الشیخ اصبہانی، متوفی ۳۶۹ھ	مکتبۃ التوعیۃ الاسلامیہ، ۱۴۰۸ھ
3	قوت القلوب	ابو طالب محمد بن علی مکی، متوفی ۳۸۶ھ	مرکز اہلسنّت برکات رضا، ہند ۱۴۲۳ھ
4	احیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی شافعی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر، بیروت ۲۰۰۰ء
5	کیمیاء سعادت	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی شافعی، متوفی ۵۰۵ھ	انتشارات گنجینہ، تہران
6	منہاج العابدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی شافعی، متوفی ۵۰۵ھ	مؤسسۃ السیروان، بیروت ۱۴۱۶ھ
7	تنبیہ المغترین	عبدالوہاب بن احمد بن علی شعرانی، متوفی ۹۷۳ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۵ھ
8	الزواجر عن اقتراف الکبائر	احمد بن محمد بن علی بن حجر مکی ہیتمی، متوفی ۹۷۴ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۱۹ھ

کتب السیرۃ

1	الشفا	قاضی ابو الفضل عیاض مالکی، متوفی ۵۴۴ھ	مرکز اہلسنّت برکات رضا، ہند
2	سیرت حلبیہ	ابو الفرج نور الدین علی بن ابراہیم حلبی شافعی، متوفی ۱۰۴۴ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
3	مدارج النبوۃ	شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	مرکز اہلسنّت برکات رضا، ہند
4	شرح الزرقانی علی المواہب	محمد بن عبدالباقی بن یوسف زرقانی، متوفی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ
5	سیرتِ مصطفیٰ	شیخ احادیث عبدالمصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی

الکتب المتفرقۃ

1	الجامع لاخلاق الراوی	حافظ ابو بکر احمد بن علی خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ	دار ابن جوزی، بیروت ۱۴۳۳ھ
2	عیون الحکایات	ابو الفرج عبدالرحمٰن بن علی جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۴ھ
3	الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۵ھ
4	تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	باب المدینہ، کراچی

www.dawateislami.net